بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

کلکی اوتار
اور
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مصنف

ڈاکٹر وید پرکاس اُپادّھائے ایم.اے. (سنسکرت)

ڈی فل دھرم شاستر آچاریہ، ڈپ ان جرمن

باہتمام

صدر مرکز دیندار انجمن (خانقاہ سرور عالم) جگت گرد آشرم آصف نگر، حیدرآباد۔۲۸ اے پی، بھارت

www.urduchannel.in

تعارف

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَعْرِفُوْنَہٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَھُمْ وَاِنَّ فَرِیْقًا مِّنْھُمْ لَیَکْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ (۲:۱۴۶) جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اِن (خاتم النبیّن صلی اللہ علیہ وسلم) کو اس طرح پہنچانتے ہیں جس طرح ماں باپ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور اِن میں سے ایک فریق یقیناً حق کو چھپاتا ہے، اور وہ جانتے ہیں، ہم تقریباً (۱۴) سو سال سے مشاہدہ کرتے ہیں کہ اس آیت کریمہ کے ہو بہو عمل ہوتا آیا ہے۔ چونکہ فرمایا **وَاِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْھَا نَذِیْرٌ**" (۲۳) اور کوئی اُمت نہیں مگر اُس میں ڈرانے والا (نبی) گذر چکا ہے۔ اور ہر بی کو کتاب دی گئی ہے۔ **فَبَعَثَ اللّٰہُ النَّبِیّٖنَ مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ وَاَنْزَلَ مَعَھُمُ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ** (ط) (البقر آیت ۲۱۳)"اللہ انے نبیوں کو بھیجا خوشخبری دینے اور ڈرانے والے اور اُن کیساتھ حق کیساتھ کتاب نازل کی۔ مندرجہ بالا آیت کی زو سے یہ باتیں واضح ہوتی ہیں کہ دنیا کی ہر قوم میں انبیاء ہو گذرے ہیں اور ہر نبی کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کتاب نازل کی ہے اور ان کتابوں میں اپنے حبیب پاک حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کے نشانات و بشارات بطور پیشگوئیوں کو رکھا ہے اگر چہ کہ وہ کتب اقوام عالم کے دست اندازی سے محفوظ نہ رہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ اپنے تصرّف سے ان بشارات کو محفوظ رکھا۔ زیں سبب اقوام عالم کے وہ فریق جو کتابوں کو پڑھنے والے ہیں رسول النبی اُمّی ﷺ کو خوب اچھی طرح پہنچانتے ہوئے بھی حق کو چھپاتے ہیں۔ بعض ان سے سوا ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَتْلُوْنَہٗ حَقَّ تِلَاوَتِہٖ**

www.urduchannel.in

أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ (البقرہ ۱۲۱:۱۴) یعنی جن کو ہم نے کتاب دی وہ (اہل کتاب) اِس کی ایسی تلاوت کرتے ہیں جیسا کی تلاوت کا حق ہو، وہ اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اِس کلام کے مصداق چند شخصیتیں نظر آتی ہیں جن میں ایک "مددگار افسر مذہبی تحقیق ڈاکٹر وید پرکاس اُپادھائے ایم۔اے۔ اسم بامُسمّٰی نورُالھدیٰ، کی شخصیت ہی جنہوں نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو توریت، انجیل، ویدوں پروانوں وغیرہ میں پاکر آپؐ کی تصدیق میں آپؐ کی حیات طیّبہ کے واقعات سی مطابقت کرکے ہندی زبان میں کتابیں شائع کیئے ہیں جن میں تمام اہل علم کو توجہ دلائی گئی ہے کہ ہم جس وجود کا انتظار ہزاروں سال سے کرتے چلے آرہے ہیں وہ آخری اوتار حضرت محمد ﷺ ہی ہیں لہٰذا ہم سبھی کو آپؐ پر ایمان لانا چاہیےاور یہود وعیسائیوں کو بھی آپؐ پر ایمان لانا چاہیے کیونکہ توریت انجیل اور بدھوں کی کتاب دھمّا پد میں بھی آپؐ کی بشارتیں موجود ہیں۔ کتاب ھٰذا ڈاکٹر صاحب موصوف کی کتاب کلکی اوتار اور (حضرت) محمد صاحب (ﷺ) کا اُردو ترجمہ ہے جو اس غرض سے لکھا گیا کہ جو حضرات اسلام کے تبلیغی جذبات رکھتے ہیں وہ اس سے استفادہ کریں اور غیر مسلم احباب کو سُنائیں اور رسولؐ کی خوشنودی سے مستفیض ہوں اسلام کا مقصد دنیا میں امن قائم کرنا اور نسل انسانی کو دُکھ اور عذاب سے بچانا ہے۔

یہ اللہ کا فضل ہے کہ حق پرست لائق وقاض مُحقِق ڈاکٹر صاحب موصوف نے امن عالم کیلئے جو قدم اُٹھایا ہے وہ قابل تحسین ہے۔ اللہ اپنی حبیب ﷺ کی تعریف وتوصیف کیلئے جس کو چاہتا ہے کھڑا کردیتا ہے۔ الغرض ڈاکٹر شری وید پرکاس اُپادھائے جی کی اس عظیم نورانی خدمت پر ہم دلی مبارکباد وشکریہ پیش کرتے ہوئے دُعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ سے زیادہ سے زیادہ خدمت لے اور اپنے دربار میں قربت عطا فرمائے۔ آمین

فقط - فقیر صاحب، پی.اے. نصیر وٹّھل ایم.آئی

www.urduchannel.in

فہرست

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحات نمبر
۱۔	علماء کے تبصرے (آراء)	
۲۔	معاون کتاب کی فہرست	۳
۳۔	تمہید	۹
۴۔	اوتار کے معنی	۱۰
۵۔	اوتار کے اسباب نزول	۱۹
۶۔	آخری اوتار کی بعثت کے اسباب (اسباب بعثت خاتم النبینؐ)	۲۱
۷۔	آخری اوتار کی خصوصیات (حضرت خاتم النبین ﷺ کی خصوصیات)	۲۴
۸۔	آخری اوتار کا زمانہ	۲۸
۹۔	مقام کا تعین	۳۰
۱۰۔	عالم کے مذہبی اور معاشرتی تباہی کا دور	۳۳
۱۱۔	آخری اوتار کی ثبوت (خاتم النبین ﷺ کی تصدیق)	۳۷
۱۲۔	ویدوں اور قرآن کی تعلیمات	۵۷
۱۳۔	تتمہ	۵۷

www.urduchannel.in

تحقیق کتاب پر علماء کی آراء

۱۔ ڈاکٹر گوند کوی راج۔ ایم۔اے۔ایم۔اے۔یم۔ایس۔ایچ۔یم۔ڈی۔پی۔ایچ۔ڈی۔ روروشن آچاریہ، ویاکرن آچاریہ، ساہتیہ آچاریہ، آیوروید وِگنان آچاریہ، یشگ آچاریہ، ویدے رتن، ہندی ساہتیہ رتن، ویدانت شاستری انگلش) پروفیسر ورانسئے سنسکرت یونیورسٹی، پرنسپال نیپالی سنسکرت کالج وارانسی۔ا

عزیزاجناب،

کلکی اوتاراور (حضرت) محمد صاحب (ﷺ) کتاب میں نے پڑھا تمام دنیا میں پھیلے ہوئے اصولیاتی باہمی تعصب کو مٹاکر نبی نوع انسان کو ایک اصول کا پابند کرنے کے لئے آپ نے جو بے تکان کوشش کی ہے وہ انتہائی قابل تحسین ہے۔

بخدمت شری وید پرکاس اُپادھائے مہتمم سارسوت ویدانت پرکاش سنگھ۔پریاگ

فِدوی گوند ۱۹/اکتوبر۱۹۷۰ء

۲۔ پروفیسر ڈاکٹر شری گوپال چندمشرا ایم۔اے۔پی۔ایچ۔ڈی دھرم شاشستر اثاریہ، صدر صیغہ وید، سنسکرت یونیورسٹی ورانسی۔۲

خدائی تخلیق میں انسانیت کا مقام یکساں ہے اور اس کی ترقی و تنزل کے اصول بھی یکساں ہیں۔تمام ممالک میں بزرگ و عظیم انسانوں کی ضرورت بھی وقتاً فوقتاً پڑتی رہتی ہے۔کوئی

www.urduchannel.in

شخص بغیر اللہ کے نور کے نبی، رسول یا بزرگ انسان بنے یہ ناممکن ہے (حضرت) محمد ﷺ

ملک عرب میں یہ تقاضۂ زماں مر مکاں اللہ کے نور و عظیم الشان نبی ہوئے۔ اس حق وصداقت کے اقبال کرنے میں کسی کو تامل نہیں ہوسکتا۔ خواہ کسی خط ارض پر زماں ومکاں کے مطابق کوئی بزرگ انسان معزز یا پیغمبر ہو۔ تو اس کی عظمت کا ذکر دیگر مما لک کے لوگ اپنی تہذیب اور زبان کے مطابق الفاظ میں کرتے ہیں۔ اس حقیقت کا تیقن ڈاکٹر وید پرکاش اپادھائے کی کتاب کلکی اوتار اور (حضرت) محمد صاحب ﷺ سے ملتا ہے۔ اگر چہ کہ مصنف نے لفظ ہندو کو بھارتیہ لفظ کے ہم معنی قرار دیا ہے۔ مگر مشہور عام غلطی کو صحیح بھی مانے تو اس کتاب میں ثابت کردہ بات مسلمان بھائیوں کے ذہن نشین ہوجائے تو ہندو مسلمان کے نام پر دو گھر ہونے پر بھی ایک بنیادی وجود (حضرت) محمد صاحب ﷺ یا کلکی کے ماننے والے ہونے کی بناء پر اتحاد اور بھائی چارہ بڑھے گا۔ جو دونوں قوموں کے لئے غیر مخالفانہ ہم قومیت کے جذبے کو بیدار کرسکتا ہے۔ ہر شخص کا داخلی افتراق نفرین نہیں ہوسکتا۔ جب تک کے سلوک یعنی تحفظ سکھ دُکھ، اِشتراک، کھیل کود وغیرہ میں افتراقی شعور نہیں پنپتا۔ بھارت کے ہندو اور مسلمانوں میں بھی کئی قسم کے اُصول وفکر اور فرقے ہونے کے باوجود وہ داخلی افتراقی معملات میں ایک ہیں۔ اسی طرح اندروتی یا روحانی اصول وفکر کے ہونے ہوئے بھی ہندو مسلمان سلوک میں تحفظ، سکھ دکھ، اشتراک کھیل کود میں اتحاد قلبی ہو تو وہ دن دور نہیں کہ انسانیت کی عالمگیر تباہی کا خوف ہمیشہ کے لئے دور ہوجائے۔ خیر

خواہ شر گوپال چند مصرا سنسکرت یونیورسٹی نواس ۴/نومبر ۱۹۷۰ء

جگت گنج ورانسی ۔ ۲۔ فون ۶۷۰۲۶

اِسٹنلے روڈ۔ ۲۵ الہ آباد

م ۱۵/اپریل ۱۹۶۹ء

www.urduchannel.in

شری وید پرکاس اُپادھائے (طالب علم تحقیق) نے حال ہی میں (حضرت) محمد صاحب ﷺ اور کلکی اوتار کے موضوع پر ایک کتابچہ شائع کرنے کی تجویز کی ہے میں نے اس کے مسودے کو دیکھا ہے مصنف نے ایک قابل غور مسئلہ پر قلم اٹھایا اور کافی جستجو کے بعد اپنی رائے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے اُن کا حوصلہ اور نظریہ قابل تحسین ہے۔

س۔ پرا۔ چتر ویدی (ایم۔ اے)

(سنسکرت وید) ویا کرن آچاریہ

سابق صدر صیغہ سنسکرت پریاگ یونیورسٹی

۱۔ کلکی اوتار (حضرت) محمد صاحب (ﷺ) یوس ٹلنا تمک اُدھیائن ویشیشٹھ، یابودھن کن وشیلی سمکشے وِشستم نشین مدیم، منہار چی تر، ویشیشٹ وکاس کاسن تیاَ، آدھونک یوگی تجن یکسیہ سمیادھیہ چہ پرم پرسدھتی شریمانشہار چی تارم وششٹے نہ ادالوکیہ توی تینثم

بھویہ رچنا مید مدیے ولوکیہ   کسیہ جنسیہ نہ ہر سیہ چیے تہہ

جئے کشور وِدُسیہ شری لسیہ   سمستی رمتورحیٔ تاشتر یہا

جھو پاہو، شری جئے کشور شرما   ویا کرن آچاریہ

۔۔۔۔۔۔۔۔۔ویا کرن آچاریہ پرکانا چاریہ سوداَمتی سنسکرت یونیورسٹی الہ آباد۔

۲۔ کلکی اور (حضرت) محمد صاحب (ﷺ) کا تطبیقی مطالعہ کے عنوان پر حقیقی کتاب پڑھ کر دل میں تمام مذاہب کے یکسانیت کے قدیم احترام کے خیال کو مزید تقویت ملی۔ کتاب میں پیش کردہ الگ الگ اصول اور اقتباسات کو دیکھ کر فیصلہ کن طور پر کہا جا سکتا ہے کہ اِسلام کی

www.urduchannel.in

پیدائش کا غم بنیادو یدک دھرم ہی میں نہاں ہے۔

وہ رسول (کلکی) کی دینی فتح کے اسباب میں گھوڑوں اور شمشیروں کے استعمال کا اشارہ ہر ذی فہم انسان کو یہ سوچنے پر مجبور کر سکتا ہے کہ موجودہ دور میں اس پیش گوئی کے عمل میں آنے کا موضوع نہیں ہے بلکہ یہ دور ماضی میں عمل پیرا ہو چکی ہے۔ بالاختتام کتاب کا مفہوم یہی ہے کہ بھاگوت کے کلکی ہمارے محمد صاحب (ﷺ) ہی ہیں فی الحقیقت اس مقتدرِ اعلیٰ ہستہ کی ہمہ گیری کے لئے ان معیارات کی کوئی ضرورت تو نہیں ہے، لیکن میں اپنی نیک خواہشات میں یہی کہونگا کہ اُپادھائے جی کی یہ کوشش ہندؤں اور مسلمانوں کے متعصب خیالات کو پاک کرنے میں کامیاب ہو۔

شری اشوک کمار تیواری (نویدی اِٹاوا یوپی)

۶۔ کلکی اور محمد صاحب (ﷺ) کتاب کا تقابلی مطالعہ کے عنوان پر تحقیقی کتاب بلاشبہ ایک نئی تحقیق ہے جس میں مدلل حقائق کیساتھ ہندؤں اور مسلمانوں اختلافی نظریات ایک لڑی میں پروئے ہوئے۔ یہ ایسی دنیا کا قیام کریگی جو نجات دہ اور پُر اطمینان اور دکھ سے عاری ہوگی۔

شری رام بھون مصرا

بھوج کولھوا چلہ مرزاپور (یو۔پی)

۷۔ کتاب کلکی اوتار اور محمد صاحب (ﷺ) کا تقابلی مطالعہ پڑھنے سے مجھے اس بات کا یقین ہو چکا ہے کہ کلکی اوتار اور محمد (ﷺ) ایک ہی وجو ہیں۔ (''شری اندر جیت شکلا''۔ وَرْدُوَان۔

۸۔ پنڈت وید پرکاش اُپادھائے کی تصنیف کلکی اوتار اور محمد صاحب (ﷺ) کا تقابلی

www.urduchannel.in

مطالعہ کے موضوع کا تحقیقی کارنامہ میں نے اچھی طرح دیکھا ہے۔

فاصل محقق نے اس مختصر کتاب میں ہندوستانی کتب پرانوں کے ادب اور اسلامی ادب کا تطبیقی مطالعہ کر کے جو کلکی اوتار کے متعلق اہم ترین تحقیقی خدمت انجام دیا ہے وہ دور حاضر کے مذہبی ٹکراؤ کی بیخ کنی کیلئے بہترین ثابت ہوگی اس طرح سارے عالم میں توحید کی تبلیغ ہوگی اور بنی نوع انسان میں اُخوت اور محبت پیدا ہوگی ہم پر اُمید ہیں کہ یہ مختصر کتاب تمام فرقوں میں پسندیدہ ہوگی۔ اور محدود کر رہینا لوگ اپنے تنگ عقائد سے دور ہو کر عالمی اخوت کی روشنی میں آجائیں گے اور یہ سعی ایک عظیم اشتراک کا پیغام دیگی ہم نیک تمناؤں کے ساتھ دُعا گوں ہیں کہ مصنف کی سعی قوم کے لئے مبارک ہو۔

ڈاکٹر رام سہائے مصر اشاستری، بہادر گنج الہ آباد۔

اس تحقیقی کتاب پڑھنے سے مجھے ہندو اور مسلمان دو وسیع فرقوں کے درمیان اُلجھی ہوئی گتھیوں کا سُلجھنا اور قدیم دور ہندویت سامنے آتا ہوا نظر آتا ہے۔

پنڈت رام بہادر، مصرا لوگاواں، کبھیاواں، الہ آباد

۱۰۔ اب تک ایسی کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی جس نے بکھرے ہوئے معاشرے کو ایک لڑی میں پرونے کی سعی کی ہو۔

اشوک کمار جائسوال 'سارسوت' رکن کارکروگی کمیٹی پریاگ، سارسوت ویدانت پرکاش سنگھ الہ آباد (یو۔ پی)

---

www.urduchannel.in

تحقیق کتاب لکھنے میں معاون کتابوں کی فہرست "سنسکرت کتب"

۱۔ رگوید سنہتا۔

۲۔ یجر وید سنہتا۔

۳۔ سام وید سنہتا۔

۴۔ اتھر وید سنہتا۔

۵۔ شویتاشور اُوپنیشد

۶۔ لنو اُپنیشد

۷۔ مہابھارتم ۔تصنیف ، مہرشی ویدویاس، گیتا پریس گورکھپور ۲۰۲۱ء

۸۔ شریمد بھاگوتم ۔ تصنیف ، مہرشی ویدویاس، گیتا پریس کھیم راج

۹۔ بھوشیہ پُران ۔ تصنیف ، مہرشی ویدویاس، گیتا پریس گورکھپور

۱۰۔ کلکی پرانم ۔ تصنیف ، مہرشی ویدویاس ۱۹۶۳ء سری وینکٹیشور پریس بمبئی۔

۱۱۔ شریمد بھاگوت گیتا۔ ہندی

۱۲۔ ہندو مسلم ایکتا، پنڈت سندر لال جی ہندوستان کلچر سوسائٹی ۱۴۵ مٹھی گنج الہ آباد۔

۱۳۔ قرآن کریم اُردو اور انگریزی۔

۱۴۔ شمائل ترمذی، مولوی محمد زکریا صاحب

۱۵۔ سرورِ عالم، شائع کردہ محمد مسلم جیّاد پریس سپٹمبر ۱۹۶۰ء کشن گنج دہلی

۱۶۔ سیرت النّبی، شبلی نعمانی و سید سلیمان ندوی شائع کردہ مطبع معارف اعظم گڑھ چوتھا ایڈیشن ۱۹۵۸ء

۱۷۔ اصح السّیر ، حکیم ابوالبرکات عبدالرؤف پبلشر نور محمد اصح المطبع کراچی ۱۹۳۲ء

www.urduchannel.in

۱۸۔ جمع الفوائد، سلیمان پبلشر عاشق الٰہی غیریہ پریس میرٹھ

۱۹۔ محمد اینڈ محمدن ایزم، مصنف ریویںڈر باسورتھ سمتھ

۲۰۔ ڈکلین اینڈ فال آف دی رومن امپائر، مصنف، ایڈورڈ گبن پبلشر

۲۱۔ دی اپیچ آف محمدؐ ، مصنف، لاینپول پبلسیز بیٔ میکلین اینڈ کمپنی لندن ۱۹۷۲ء

۲۲۔ انسائیکلوپیڈیا آف ورلڈھیسٹری ,.L W. لانگر پبلشرز بیٔ جارج۔جی۔ ہرپ اینڈ کمپنی لمیٹیڈ اِن دی .U.S.A

۲۳۔ اے۔ ہسٹری آف سیولنیر لیشن اِن انسینٹ انڈیا، مُصنف، آر۔سی۔دت ریوزیڈ ایڈیشن ۱۸۹۳ء پبلشیڈ بیٔ کیجان پال ٹرنچ ٹرنبز اینڈ کمپنی لمیٹید لندن

۲۴۔ اپولوجی فار محمدؐ، مصنف۔ گوڈ فرے ہیگنیس، پبلیشڈ بیٔ الہ آباد رفارم سوکیٹ دریاباد ۱۹۲۹ء اے۔ڈی۔

۲۵۔ لائف آف محمدؐ ، سرولیم مئیو رپبلیشڈ فرام سمتھ ایلڈر اینڈ کمپنی لندن ۱۸۷۷ء

☆☆☆☆☆☆

www.urduchannel.in

تمہید

پیش نظر تحقیقی کتاب میں قدیم ہندوستانی اور اسلامی رویات کے امتزاج کو پیش کیا گیا ہے۔ اسلامی روایات میں جو مقام رسولوں نبیوں یا پیغمبروں کا ہے۔ وہی مقام ہندوستانی رویات میں اُوتاروں کا ہے۔ مسلمان (حضرت) محمد صاحب (ﷺ) کو آخری نبی (خاتم النبین ﷺ) مانتے ہیں اور ہندوستان میں صرف اوہار یہ کیسے ممکن ہے؟ جبکہ ساری زمین اللہ کی ہے اس میں خوف کی کوئی گنجائش نہیں۔ تمام ممالک کے اپنے اپنے ادب میں انہیں ممالک کی عظمت اور توصیف لکھی گئی ہے لہٰذا کوئی ملکی یا غیر ملکی اپنے ملک کو پست نہیں کہے گا۔ پیغمبر عرب میں ہی آئے ہیں۔ ہندوستان میں نہیں اور اوتار صرف ہندوستان میں ہوئے دیگر ممالک میں نہیں، یہ دونوں ایک طرفہ خیال ہیں۔ (حضرت) محمد صاحب (ﷺ) آخری نبی (خاتم النبین) ہیں اس حقیقت کو جان کر مجھے شوق پیدا ہوا کہ کلکی اوتار کے متعلق سیرت کا مطالعہ پُرانوں میں کیا جائے۔

ہندوستانی رویات کے مطابق پہلے کچھ کلیوگ گذر چکے ....

موجودہ کلیوگ میں جو واقعات رونما ہونگے اُن کی مطابقت میں نے (حضرت) محمد صاحب (ﷺ) کی حیات طیبہ سے کیا تقریباً یکساں پائی گئیں چند واقعات میں کہیں کہیں کچھ فرق نظر آتا ہے۔ وہ اسی طرح ہے جیسے شری رام کی سیانح حیات میں فرق نظر آتا ہے، جس کا ازالہ ''ہری انت ہری کتھا انت'' کے قول سے کرتے ہیں۔ اسی طرح میں بھی کہہ لونگا۔ مگر کلکی اوتار کے واقعات کو میں کتھا نہیں کہنا چاہتا کیونکہ کتھا خیالی روداد اور درحقیقت کہانی ہوتی ہے اس نظریہ کے تحت اس کو کہانی کہنا ہی معقولیت ہے۔ سائنسی ایٹمک دھماکوں سے جو تباہی کا اِمکان درپیش ہے اُس کا ازالہ مذہبی اتحاد ہی سے ممکن ہے۔ جو غور وفکر سے ہوسکتا ہے۔ سمندر میں رہ کر

www.urduchannel.in

مگر مجھ سے بیر رکھنا غیر دانشمندی ہے۔ زایں وجہ میں نے یہ تحقیق پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا۔
سیوا کنویں کے مینڈکوں کے، اگر انہیں کنویں سے باہر پھینک دیں تو کنویں کو دنیا سمجھنے کے خیال
سے وہ باز آئیں گے۔ میں نے صرف اس مقصد کے تحت اس تحقیقی کام کو ہاتھ میں لیا ہے کہ باذِن
اللہ کلام اللہ کی تبلیغ ہو۔ یہ واضح طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ اس سے پیشتر کسی نے اس موضوع پر کچھ
لکھا ہو۔ لیکن کتاب سرورِ عالم سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ (حضرت) محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) اور کلکی
ایک ہی وجود ہیں، ملک و بیرون ملک میں میرے اس تحقیق نامہ کی مانند ہی ہوگی کیونکہ یہ کتاب
اللہ کی مدد سے لکھی گئی ہے۔ اس میں جو مُدّلل حقائق ہیں وہ میرے خیالات نہیں۔ بلکہ ویدوں
پُرانوں کے حقائق ہیں۔ یا مجھ میں دی گئی ترغیب خداوندی ہے۔

مجھے یقین کامل ہے کہ اس کتاب کے مطالعہ سے نہ صرف معاشرہ ہند بلکہ تمام کُرّہ ارض
میں اتحاد کی لہر دوڑے گی۔ اور مذہبی بنیاد پر ہونے والے فساد ختم ہو جائیں گے اگر لوگ عقلمندی
سے کام لیں تو باہم ایک دوسرے کی تقاریب میں معاون ہوکر اپنے آپ کو امن کے مجسمہ ثابت کر
سکتے ہیں۔ نام سے کوئی شخص ہندو، مسلمان، یا عیسائی نہیں ہوسکتا۔ مثلاً اگر ہم "سراج الحق" کو
"ستیہ دیپ" عبداللہ کو "پنڈت رام داس"

ا۔ سرورِ عالم۔ محمد مسلم جیاد پریس سے نشر کردہ ۱۹۶۰ء کشن گنج دہلی

اگر ہم سراج الحق" کو "ستیہ دیپ" ....

.... کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ کیونکہ ان ناموں کا سنسکرت مفہوم یہی ہوتا
ہے۔ اگر وہ چاہیں تو میرے نام کا عربی ترجمہ "نور الھدیٰ" ہے مجھے "نور الھدیٰ" بھی
کہہ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے میری دُعا ہے کہ تمام طبقوں میں خصوصً ہندو اور مسلمانوں میں کامل
ملاپ ہو اور یہ میرا تحقیق نامہ لوگوں میں نیک خیالات پیدا کرے اور عالمی برادری قائم ہو اور نبی

www.urduchannel.in

نوع انسان فلاح یاب ہوں۔

کلکی اور (حضرت) محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کے تطابقی مطالعہ کو پڑھ کر لوگوں کو یہ مغالطہ نہ ہو کہ (حضرت) محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سیرتوں کی بنیاد پر کلکی کی خیالی روداد بنائی گئی ہے اس لئے میں نے جن قدیم مذہبی کتب کا سہارا لیا ان میں پُرانوں کی دورِ تصنیف کے مسئلہ میں کوئی مصنف سے ثابت کرونگا کیوں کہ پُرانوں کے دورِ تصنیف کے مسئلہ میں کوئی مصنف متعین خلاصہ نہیں کر پایا۔ مغربی مورخین نے ''شروت سوتروں'' اپنشدوں، اور پُرانوں وغیرہ کی تقرری تصنیف کے وقت جگہ جگہ لفظ شکیہ، شائد، بکثرت استعمال کیا ہے۔ جو اُن کے فیصلے کے غیر تقرری کی علامت ہے۔ پہلے میں پُرانوں کے عہد تصنیف کے متعلق مغربی علماء کی رائے پیش کرونگا۔ بعد عہد تصنیف کا فیصلہ کرونگا اس کے بعد نفس مضمون کی ابتداء ہوگی۔ W۔ یل لانگر کے مطابق پرانوں کا عہد عیسیٰ ؑ کے چار سو سال بعد کا ہی ہے۔

---

1. Puranas (dis-ordered genealogies of kings compounded with legends, put in present form, fourth century A.D. and later).

--- Encylopedia of world History,

By W.L.L. Langer (Page-43)

ان کے خیال کے مطابق رامائن اور مہابھارت کی تصنیف دوسو سال قبل مسیح ہوئی ہے۔ لانگر صاحب کے مندرجہ بالا قول میں تضاد ہے۔

۱۔ رامائن کے مصنف والمیکی اور مہابھارت کے مصنف ویدویاس کی ہم عصری کی تائید، رامائن اور مہابھارت کی تصنیف کی ہم عصری سے ہوتی ہے مگر یہ حقائق سے مغائر ہے۔ کیونکہ

www.urduchannel.in

قدیم شاعر والمیکی، ویاس جی کے ہم عصر ہرگز نہیں ہو سکتے، حقیقت یہ ھیکہ والمیکی رام جی کے ہم عصر ہیں ثبوت ہے ھیکہ رام جی کے مطلقہ سیتا کی حفاظت والمیکی جی نے اپنے خانقاہ میں کیا علاوہ ازیں والمیکی جی نے اپنی بلند پایہ نظم کی تکمیل بھی اپنی خانقاہ میں کی ہے۔ان دونوں باتوں سے تائید ملتی ہے کہ والمیکی جی رام جی کے ہم عصر ہیں۔

۲۔ رام جی کا دورِ حیات 'ترتیا یگ' ہے۔لہٰذا ترتیا یگ میں ہی والمیکی جی کے ذریعہ رامائن کی تصنیف ہونا ثابت ہے اور ''دواپر گ'' میں ویدویاس جی نے مہابھارت کی تصنیف کی۔

۳۔ حضرت عیسیٰؑ کی شک راج سے ملاقات کا ذکر بھوشہ پُران میں ہے(۲)اور شک راج وکرم آدتیہ کا جانشین (۳) تھا۔لہٰذا وِکرمادتیہ کا عہد قبل مسیح ثابت ہوتا ہے۔وِکرمادتیہ کے عہد میں رامائن، مہابھارت اور پُران عقیدت کے موضوعات تھے۔چنانچہ مندرجہ بالا تین دلائل سے

---

1. The Mahabharat and epic poems composed by several generations of bards, seems to have taken form about the second century B.C. although probably revised early in our era.

--- Encylopedia of world History,

By W.L.L. Langer (Page-42)

ایکدا توشکادھی شوہمتگم، سمائیوا۲۱ ہون دیشیے مدھےٗ وے گرستھم پورشم شیھم دورش بلوان راجہ گورنگم شویتوشر کم۲۲ لوبھوانتیی تم پراھس ھدواچ مدانوتبھا

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۴ پر

www.urduchannel.in

ثابت ہوتا ہے کہ لانگر کا قول غلط ہے۔

پُران بہ اعتبار لِسان، پاڑنی سے بہت قدیم ہیں کیونکہ یہ زبان پانٹرنی کے مُدوّن کردہ نحوی بندوشوں سے آزاد ہے، اور سنسکرت الفاظ کا استعمال ''آرش'' یعنی مروج نحوی قواعد کے خلاف استعمال ہے۔ جو ویدک اور مادّی سنسکرت کے وسطی عہد کا ہے۔ لانگر کے قول کے مطابق پانٹرنی کا عہد (۳۵۰) سال قبل مسیح تا (۳۰۰) سال قبل مسیح کا وسط ہے۔(۱) علاوہ گوتم بدھ جی کا عہد (۵۶۳) قبل مسیح تا (۴۸۳) قبل مسیح کا وسط ہے۔(۲)

ایش پُترم چمام ودھی کماری گر بھ سمبھوم۲۳ اِیشا مسیح اِتی چھم نام پر تشٹھیتم ۳۱
بھوشّیہ پُران، پرتی سرگ پَرو، ۳ کھِنڈ، ۲ اِدھیائے،

(۱) وکرمادیتہ پوترشچ پترا جیم گر یتوان جِتواشکان درادھرت شانش چِطیتی رِدیشجان ۱۱۸ یکداتو شکادھیشو ھتنگم سمائے یوا۲۱ بھوشہ پران پرتی سرگ پرو۳ کھنڈ،۲/ادھیائے

2. Panini (? c. 350 300)

-Ecycylopedia of World History.

By W.L. Langer (Page-42)

3. Buddhism was founded in the same period and pegion by Siddariha (? 563 483 ?) f the clan of Gautama and the hill of tribe of Sakya, who attained "Illumination" (bodhi)

www.urduchannel.in

-Ecycylopedia of World History.

By W.L. Langer (Page-42)

اور بدھ مذہب کی کتب سے ثابت ہے کہ گوتم بدھ نے اپنے مذہب کی تبلیغ ''پالی'' زبان میں کی تھی۔ جو اس عہد کی عام زبان تھی۔ چونکہ زبان کی ترقی پذیری کے سبب سنسکرت زبان بگڑ کر پالی، پالی سے پراکرت، پراکرت سے آپ بھرنش (بگڑی) اور آج ھندی ہوگئی! سنسکرت زبان کا عہد گوتم بدھ سے ھی قدیم ثابت ہوتا ہے۔ زبانوں کی تبدیلی کے لئے ہزاروں سال درکار ہوتے ہیں۔ گوتم بدھ سے پہلے نحوی قواعد سے مزین سنسکرت زبان عام گفتگو میں مستعمل تھی۔ اس مروج نحوی قواعد کے بانی ''پاٹرنی'' کے دور گو گوتم بدھ کے دور میں ایک ہزار سال قبل مسیح سنسکرت کا زمانہ ثابت ہوتا ہے پانٹرنی کے اصولوں کی تخلیق سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس عہد میں فن تحریر کی نایابی کے سبب حفظ کرانے کا طریقہ کارتھا۔ جو کچھ اصولوں کے ذریعہ آسان تھا۔ پُرانوں کی زبان پانیٹرنی سے بھی قدیم ہے۔ لہذا آرش سنسکرت میں پرانوں کی تصنیف (۲۵۰۲) تا (۱۵۶۳) قبل مسیح کے وسط میں ثابت ہوتا ہے۔

یہ تو ہوئے بیرونی ثبوت جو تقریباً بے بنیاد سے ہیں کیونکہ تمام علماء کی آراء مشکوک ہیں اور وہ آراء قائم کرتے وقت مشکوک الفاظ کا استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً ، شائد ، ممکن ہے، یا سوالیہ نشان وغیرہ، لہذا اب ہم پرانوں کے اندرونی شہادتوں کی بنیاد پر پرانوں کا عہد تصنیف پیش کرتے ہیں۔

اٹھارہ پرانوں میں ایک بھوشیہ پران بھی ہے جس میں پیشن گوئیاں ہیں۔.................غرض یہ کہ بلاشبہ پرانوں کی آرش بھاشاری سنسکرت سے اعلیٰ ہے۔ بھاگوت پران کے بارھویں اِسکند د دوسرے ادھیائے میں کلکی کے ولادت کی پیش

www.urduchannel.in

گوئی مذکور ہے اور اُن کی خصوصیات کا بھی ذکر ہے۔ پہلے اسکند بھا گوت میں بھی چوبیس (۲۴)
اوتاروں کے موضوع کے تحت کلکی کو آخری اوتار کہا گیا ہے۔ بھوشیہ پران پرتی سرگ پرو میں دید
دیاس رشی نے مستقبل میں ہونے والے واقعات کی نظم کی ابتداء آدمؑ سے کرتے ہوئے
رقمطراز ہیں ''اے من! مستقبل میں پیش آنے والے کلیوگ کے تمام حالات کی نظم سوت جی
سے سن کر اطمینان پاؤ۔(۱)

............لہٰذا نظمیہ کلام (شلوک) کو حفظ کرنا پڑتا تھا۔ نوحؑ کے عہد سے سنسکرت زبان کا
زوال شروع ہوا وجہ یہ ہوئی کہ ''وِشنو نے مسرور ہو کر سنسکرت زبان سے بدکلامی کر کے نوحؑ
کے حوالے کیا اُس بھاشا کا نام ملیچھ بھاشا رکھا گیا(۱)۔ نوحؑ کو تین بیٹے ہوئے، سم، ھام اور

---

(۱) متھا شر نو تتو گا تھام بھاوِم سوتین ورنتیام
کلیر یگسیا پورنام تاں تجھو تو اتر پتی ماوہ
(۲) دوشاشٹ سہسرے دوے شیشے تو دواپرے یگے بہو کیرتی متی بھوئی بھوتا کیرتی کا بنی۔ ۲۸
ایندر یانی دمتوا یوھیا تمدھیان پراین ہاتسما دادمشا کا سوتپنی حوتے وتی تتھا۔ ۲۹ (بھوشیہ پُران،
پرتی، پرو۔ ا۔ ۴۔ ۲۵۔ ۲۹)

(Remaining part of page 36)
kingdoms and systems, and to scatter them like dust
before the wind."
'Apology for Mohamed' by Godfrey Higgins. page 2.

First transaction / Preface on pages 25/26.

www.urduchannel.in

یاقوت (یافث) (حام، سام، یافث) یہاں سے زبان خاندانوں میں بٹ گئی "سم" یعنی سسام سے سیمیک (صامی) "حام" سے سمٹک ----- آدم سے ماقبل ہونے کی سبب پُرانوں کا عہد تصنیف (۸ ۲۷ م ۷) سال قدیم ثابت ہوتا ہو جو ہر طرح ممکن ہے خواہ کچھ لوگوں کو اعتراض ہی کیوں نہ ہو ---------------- پُرانوں کی عہد میں چار (۴) طبقے تھے لیکن یہ ذاتوں کی تقسیم نہیں بلکہ صفات وعمل کے صیغے تھے۔ برہمن کے گھر میں پیدا ہونے والا اپنی صغات کی بناء پر شدر بن جاتا اور شدر اپنی صِفات وعمل کی بناء پر برہمن (۳) بن جاتا تھا جب مخلوق کا پروردگار ایک ہے تو ذاتوں میں فرق کیسے ممکن ہے (۴) انسان کے چلنے پھرنے کا عمل سکھ دکھ جسم بال، چرم، خون، گوشت، ہڈی، مغز اور کیمیا (درس) وغیرہ کے اعتبار سے تو تمام انسان یکساں ہیں۔ پھر انسانوں

---

(۱) ملیچھ بھاشا کرتا تین ویدوا کیپرا نگمکھا

کلیشچ وردھئے براھمی بھاشام کرتوا آپشبد گام۔ ۳

نیوحائے دتوان دیوو بدھی شوبدھی گہاسوئم۔ ۲ بھوشیہ پران، پرتی،

وتو بھم چہ کرتم نام نیوجین ترست سیاوئے۔ ۴ ا۔ ادھیائے ۵۰)

(۲) سم سچر ہا مسچہ تتھا یاقو تو نام وشروتھا۔ ۵

(۳) شوددروبراہمن نامی برا ھمنشچیتی شودرتام کھشتر یویاتی وپرودیاو لیشمیم تپتھئی وچہ۔ ۴۷۔

(۴) س ایک ایواتر پتی ہ پرجانام، کتھم پنرجاتی کرتا تھا پرمیدہ

پرمان درشٹا نشنئے پروادیبہ پرلکشیے مانو وگھٹستو مےتی۔ ۴۴۔

(بھوشیہ پران، برھم پرو۔ ادھیائے۔ ۴۰)

www.urduchannel.in

میں چار طبقاتی امتیاز کیسے ممکن ہے(۱)؟رگ میں وید جو چار نام ''براہمن' چھتری ویش،اور شودر''
مذکور ہیں۔اس کا مفہوم یہ نہیں ہے کہ یہ چار ذاتیں ہیں بلکہ صفات وعمل کی بناء پر چار طبقوں کا قیام
برائے انتظام ہے(۲) تا کہ انسان اپنی صلاحیتوں کے اعتبار سے جو جس ورن کو مناسب جانتا
اختیار کرتا۔ پرانوں کے عہد نصف اور چار طبقاتی انتظام کے بیان کے بعد اب یہ توضیح کرنا
ضروری سمجھتا ہوں کہ پرانوں میں ذیلی کہانیوں کی گنجائش نہیں ہے کیونکہ بھاگوت پران کے ایک
باب میں اٹھارہ(۱۸) پرانوں کے شلوکوں کی تعداد کا ذکر ہے جس کے سبب کسی کو بھی جرات نہیں
کہ ایک شلوک بھی بڑھادے۔

اب میں اللہ کا نام لیکر آخری اوتار(حضرت خاتم النبین ﷺ) کا بیان پیش کرونگا،جس
کی ہدایت مجھے پروفیسر وِدودورے سرسوتی پرساد چتر ویدی سابق صدر صیغہ سنسکرت (پریاک
یونیورسٹی) اور ایکسوآٹھ(۱۰۸) سوامی شری رامانند جی سرسوتی سے ملی ہے۔لہٰذا میں ان دونوں
عالم ھستیوں کا مشکور ہوں۔

مؤلف : پنڈت وید پرکاس اُپادھیائے ایم۔اے(سنسکرت وید) طالب علم تحقیق صیغہ
سنسکرت (پریاک یونیورسٹی)

---

(۱) پاو پر چار متسو رن

اَوتار کے معنیٰ

اَوتار لفظ حرف سابقہ ''او'' کیساتھ ''تُر'' مادّہ میں ''گھن'' لاحقہ کی ترکیب سے بنا ہے۔ اوتار لفظ کے معنی ہیں ''زمین پر آنا'' ایشور کا اوتار جملہ کے معنی یہ ہوتے ہیں۔ ''لوگوں کو خدا کا پیغام سُنانے والے بزرگ کا زمین پر مبعوث ہونا۔'' اللہ ہر شئے پر محیط ہے۔ اُس کا کسی متعین مقام پر رہنا اور وہاں سے کہیں جانا آنا، گویا اس غیر محدود کو محدود قرار دینا ہے وہ جہاں جس شان سے چاہتا ہے اپنے نور کو عیاں کرتا ہے اور جہاں وہ نہ چاہے عیاں نہیں ہوتا ہے۔ جیسے یخ برستے ہوئے موسم میں سورج کی روشنی ماند نظر آتی ہے، درحقیقت سورج کی روشنی میں کوئی کمی نہیں رہتی۔ بلند آسمانوں میں بلند ترین ساتویں آسمان پر اُسکا مقام سب سے اعلیٰ ہے جہاں نہ سورج چمکتا ہے نہ چاند تارے نظر آتے ہیں (۱) وہاں اللہ کا نور اسقدر روشن ہے کہ سورج اور چاند کی روشنی میں اُس کی کوئی مثال نہیں ہے جس طرح سورج کی روشنی سے تمام سیارے روشن ہیں اُسی طرح اُس بزرگ و برتر اللہ کے نور سے ---------------

(۵) نہ تتر سوریو بھاتی نہ چندر تارکم نیماوِدیوتو بھانتی کتوایما گنی ہِ

تم ایو بھانت مُنو بھاتی سروم تسئے بھاسر دمدم و بھاتی

(شیویتاشیویتر وپنشد، ادھیائے ۲۰، منتر ۱۴)

www.urduchannel.in

تمام کے تمام منور ہیں۔ اُسی سے وابستہ یعنی اُس کا کوئی محبوب و معزز بزرگ لوگوں کی فلاح و نجات کے لئے سطح زمین پر مبعوث ہوتا ہے یا روئے زمین پر نازل شدہ لوگوں میں مطہر قلب و نیک سیرت وجود کو علم و کلام سے سرفراز فرما کر اُسے خدا کے نور کا مشاہدہ کراتا ہیں۔ اس سبب وہ بندہ علم لدّنی پاتا ہے۔

''ایشورک اوتار'' اس جملے میں لفظ 'کا' اضافی ہے۔ واضح ہے کہ ایشور سے وابستہ وجود کا نزول۔ ایشور سے وابستہ کون ہوسکتا ہے۔ اُس سے وابستہ اُس کا بندہ ہی ہوتا ہے! رگ وید میں ایسے شخص کو ''کیری'' کہا گیا ہے۔(۱) کیری لفظ کے معنی ایشور کی تعریف کرنے والا ہوتے ہیں۔ اور عربی میں اس کا ترجمہ ''احمد'' ہوتا ہے اِشکال یہ کہ اس طرح تو جتنے بھی اللہ کی تعریف کرنے والے ہیں کیا سبھی احمد کہلائیں گے لیکن مسئلہ ایسا نہیں ہے اللہ کی مخصوص یعنی سب سے بڑھ کر تعریف کرنے والے کو لفظ ''کیری'' یا ''احمد'' لفظ صادق آتا ہے۔ آدمؑ بھی اللہ کی تعریف کرنے والے تھے مگر انکا نام احمد نہیں ہوا اور جو لفظ جس وجود کیلئے مشہور ہو جاتا ہے اُس سے اسی وجود کا علم ہوتا ہے۔ مفہوم یہ ہے کہ اللہ سے وابستہ ہر شخص کیری (احمد) نہیں ہوسکتا۔ یہاں ہمیں نبیوں اور اوتاروں کی تاریخ بیان کرنا مقصود نہیں ہے بلکہ صرف آخری اوتار (خاتم النبین ﷺ) کا ذِکر کرنا مقصود ہیں۔ میں یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ لفظ اوتار (۲) سنسکرت زبان میں اور ''پرافیٹ'' انگریزی زبان میں، اسی طرح عربی زبان میں ''نبی'' دنیا

---

(۱) یور گھر سیاچور تھا یہا کروشیا، یو برھمنو نا گھما تسیہ کیرہ (رگوید ۲.۱۲.۶)

(۲) ہندو مسلم ایکتا، مصنف سندلال جی ۳۰-۲۹

www.urduchannel.in

کے نجات دہندہ کے لئے مستعمل مشہور لفظ ہیں۔ ہر ملک وقوم کے لئے علیحدہ اوتار ہوئے ہیں، کیونکہ ایک اوتار (نبی) سے تمام ملکوں قوموں کی بھلائی غیر متوقع ہے لیکن آخر اوتار (خاتم النبین ﷺ) کی بات دیگر ہے کیونکہ جب اُس کا ظہور ہوتا ہے تب اُس کا دین تمام ادیان کے لئے قریب ترین ہوگا۔ اب ہم اوتار کے اسباب پر غور کریں گے۔

اوتار کے اسباب نزول (نبی کے اسباب نُزول)

(۱) لوگوں کا ذوق لا مذہبیت اور دین کے حقیقی تقاضوں سے دوری۔

(۲) حصول خواہشات کیلئے دین میں بدعت پیدا کرنا۔

(۳) دین کے نام سے بے دینی کرنا،

(۴) ناواقف لوگوں کو دین کی صورت میں بے دینی کا پیغام دینا

(۵) اللہ کے بندوں کو ایزا دینا۔

(۶) ظلم اور گناہوں کی کثرت ہو جانا۔

(۷) بے انتہا تشدّد و تاراج، اور بغاوت کا پھیل جانا۔

یدا یدا ھی دھرمسے گلا ز بھوتی بھارت ابھیتھا نم دھرمسے تد آتمانم رجا بھم

(بھا گوت گیتا)

www.urduchannel.in

(۸) دین کو شکم پروری اور کنبہ پروری کی حد تک محدود کرنا۔

(۹) عطیات خداوندی کا بے جا و خطرناک طور پر استعمال کیا جانا۔

(۱۰) فقراء و مومنین کی حفاظت اور بدکاروں کی تباہی کے لئے

(۱۱) دین کا تباہی کے قریب ہو جانے پر اوتار (نبی) کا نزول ہوتا ہے۔

(۱۲) لوٹ، قتل و غارتگری کے بڑھ جانے پر اوتار (نبی) معبوث ہوتا ہے۔

(۱۳) بتقاضہ زمانہ لوگوں کا ذوق، اور اُن کے لئے دیئے گئے پیغام دین کی زنجیر شکستگی دیکھ کر دین کے قدیم اُصولوں کی تجدید اور اُن پر عمل کروانے کے لئے۔

مذکورہ بالا اسباب کے پیش آنے پر اوتار (نبی) کا نزول ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆

---

(۱) مندرجہ ذیل امر کے فوت ہونے پر :-

ایشا واسئے میدم سروم یتکنچ جگیام جگت، تین تیکتین بھنجیتھا ما گرگھا کسیسوِ دھونم (یجروید، ادھیائے ۴۰، منترا)

۲۰) پرتر اڑایا، سادھونام وِناث یُچہ دشنکر تام

دھرم سنستھا پنارتھایا سمیھوامی لگئے لگئے۔ (بھاگوت گیتا ادھیائے۔۴)

www.urduchannel.in

آخری اوتار کے بعثت کے اسباب (اسباب بعثت خاتم النبین ﷺ)

اوتار (نبی) کے نزول کے اسباب کی مختصر تحقیق کے بعد اب ہم آخری اوتار (حضرت خاتم النبین ﷺ) کی بعثت کے اسباب سے واقف کرائیں گے۔

(۱) بربری شہنشاہیت اور عوام کا وحشیانہ خیال ہوجان اور اپنی نفسانی برتری کے مقابل دوسروں کی جانوں تک کی لاپرواہی کرنا، اور حکمرانوں میں بدکارانہ روش، محصولات میں بے تکے اضافے، دین حق کے مبلغین پر سنگباری کرنا۔

(۲) درختوں میں پھول، پھل کی نایابی اور کمی ہونا۔

(۳) دریاؤں میں پانی کی کمی ہونا۔

(۴) بے دینی کا عروج اور دوسروں کو مار پیٹ کر اُن کی دولت لوٹ لینا، اکثر لڑکیوں کو قتل کر کے دفن کر دینا۔

(۵) نسلی امتیاز کی توسیع، یکسانیت کے احساسات کا اختتام ہونا اعلیٰ ادنیٰ (چھوت چھات) یعنی لامساس کی لعنت میں گرفتار ہوجانا۔

(۶) غیر اللہ کی پرستش، اگرچہ کہ کائنات عالم کا خالق ایک ہی اللہ ہے مگر اُس کے سوا دیوی دیوتاؤں کی پرستش، درختوں، پودوں اور پتھروں کو ہی خدا سمجھنے کا مشرکانہ رجحان عام ہونا۔

(۷) بھلائی کی آڑ میں برائی، بھلائی کے واعدے سے فریب میں پھنسا کر نقصان پہنچانا،

(۸) حسد وعداوت، تصنع، ریاکاری وغیرہ کا عام ہونا اور لوگوں میں فِقدان، باہم معاندانہ خیال سے دیکھنا، اللہ پر ایمان کا فقدان مومنانہ وضع قطع برائے ریاکاری اختیار کرنا گویا کہ وہی اہل اللہ ہیں۔

www.urduchannel.in

(۹)　دین کے نام سے بے دینی کرنا، دین سے حقارت اور بے دینی سے رغبت وغیرہ۔

(۱۰)　فقراء ومومنین کی حفاظت کے لئے اور نیک لوگوں کے معاشرے میں بدحالی ہونے پر اُن کی حفاظت کیلئے۔

(۱۱)　اللہ کی اطاعت کا فقدان، لوگوں میں اللہ کے کلام سے غیر عقیدت اور احکام خدا کی نافرمانی کرنا وغیرہ جب ایسے حالات دنیا بھر میں برپا ہوجاتے ہیں تب آخری اوتار (حضرت خاتم النبین ﷺ) کی بعثت ان تمام بُرائیوں کو مٹانے کے لئے ہوتی ہے۔

آخری اوتار کی خصوصیات (حضرت خاتم النبین ﷺ کی خصوصیات)

(۱)　شہسواری ۔ پرانوں میں آخری اوتار کے مضمون میں جہاں کہیں بھی ذکر آیا ہے، اُن کی سواری گھوڑا ہی بتائی گئی ہے۔ وہ گھوڑا تیز رفتار چلنے والا ہوگا، گھوڑے کی خوبی میں ''دیودت'' نام آیا ہے۔ جس کے معنی ہیں ''دیوتا'' ''فرشتہ'' کے ذریعہ دیا گیا

(۲)　شمشیر برداری ۔ سواری کے علاوہ آخری اوتار کو شمشیر بردار بھی کہا گیا ہے۔

www.urduchannel.in

بدکاروں کا خاتمہ آخری اوتار کی شمشیر سے ہوگا۔ نہ کہ ایٹم بم وغیرہ سے، قابل غور بات یہ ہے کہ یہ ایٹمی دور ہے نہ کہ دور شمشیر، اوتار کی سب سے بڑی خصوصیات یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنی وضع قطع اور اسلحہ بہ لحاظ اقتضائے زماں ومکان رکھتا ہے یعنی وہ جس قوم میں پیدا ہوتا ہے اُسی قوم کے موافق اپنی وضع بھی رکھتا ہے۔

(۳) ''اشٹ ایشویہ گنا نوت'' اس میں آٹھوں صِفات اعلیٰ ''(تقوی)'' کی صفات کے کمال والا ہونا پرانوں میں مذکور ہے۔ حفاظت کرنا مادّہ میں ''ڈتی'' لاحقہ کی ترکیب سے بنا ہے۔ ''جگت'' کے معنی عالم ہیں لہٰذا جگت پتی کے معنی عالم کی حفاظت کرنے والا ہوتے ہیں۔

(۵) ''اسادھودمن'' آخری اوتار کا سب سے بڑھ کر قابل تعریف وصف یہ ہے کہ وہ بدکاروں کو ہی مارے گا۔ نہ کہ اچھے لوگوں کو

(٦) ''چار بھراتاؤں کے ساتھ'' بھراتا یعنی ''مددگار''۔

---

(۱) اشوماشگمارد ہے دیووتم جگتپتی

اسیناسادھودمن اشٹ ایشوریہ گناوتہا۔ بھاگوت پُران (۱۲.۲.۱٦)

آٹھ ایشوریوں اور گنوں سے (آٹھ اعلیٰ صفات) والے عالم کے سرور ملائک کے ذریعہ دیئے گئے برق رفتار گھوڑے پر سوار ہو کر تلوار سے بدکاروں کا قلع قمع کرینگے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲٦ پر۔

www.urduchannel.in

آخری اوتار کے چار مددگار ہونگے۔ جو ہر طرح سے اُن کی مدد کریں گے۔(۱)

(۷) ''دیوتاؤں (ملائکہ) کے ذریعہ اُن کی مدد۔'' دین کی توسیع اور بدکاروں کی ھلاکت میں مدد دینے کے لئے آسمان سے ملائکہ کا نزول ہوگا۔

(۸) ''کلی کا بھگانے والا'' لفظ کلی کے معنی ''لڑانے والا ہوتے ہیں'' اسی طرح لفظ شیطان کا معنی بھی لڑانے والا ہوتے ہیں آخری اوتار سے 'کلی' یعنی شیطان کو شکست ہوگی۔

(۹) ''اپرتیم دیوتی'' (بےمثل حسین) آخری اوتار کے جسم میں اتنی زیادہ رونق ہوگی کہ جس کی مثال نہیں دی جاسکتی اور نہ اُن کے مانند حسین اور کوئی اوتار ہی ہوا ہے۔

چُھپے ہوئے چوروں کی تباہی۔ آخری اوتار کی نسبت بھاگوت پران میں لکھا ہے کہ وہ ''راجاؤں کے بھیس میں چھپے ہوئے چوروں کا خاتمہ کریگا۔''

---

(۲) ۳،۴ اور ۵ ویں خصوصیت کی ثبوت کے لئے ''بھاگوت پُران ۱۲.۲.۱۶ پر دیکھئے۔ ادھیائے ۲ شلوک ۵۔

(۱) چتر بھر بھراتر بھر دیو کرشیامی کلی کشیم (کلکی پُران۔ انش (۱) یعنی اے دیو! چار مدد گاروں کے ساتھ میں شیطان کو ہلاک کردونگا۔

(۲) وچرناشنا کشبو نیام بھسے ناپرتی مدیوتی

نرپ لنگ چھدوسیون کوٹی شونہہ نششتی۔ بھاگوت پُران (۱۲.۲.۲۰)

(بقیہ صفحہ حاشیہ نمبر ۲۷ پر)

www.urduchannel.in

(۱۱) ''انگ راگاتی پنیہ گندھا'' (جسم سے خوشبو نکلنا) آخری اوتار کے جسم سے خوشبو نکلے گی (۱)۔ جو ہواؤں میں شامل ہو کر لوگوں کے قلوب کو پاک کر یگی۔

(۱۲) عظیم بڑے سماج کا اپدیشک بننا۔ آخری اوتار عظیم معاشرے کا نجات دہندہ ہوگا۔ دین سے دور پڑے ہوئے ظالموں کا قلع قمع کر کے اُن ہی سیدھی راہ پر لگائے گا۔

(۱۳) ''مادھوٗ ماس کی دوادشی شکل پکش میں جنم'' آخری اوتار کی ولادت زوئدالنّو ربارہویں تاریخ مادھو ماس یعنی ربیع الاول میں ہوگی۔ یہ کلکی پُران میں لکھا ہے (۲)

(۱۴) ''شمبھل کے پردھان پروہت کے گھر میں ولادت'' مقام شمبھل کے صدر پروہت وشنو یشا (۳) کے یہاں ولادت ہوگی اور والدہ کا نام سومتی ہوگا۔ یہ تمام خصوصیات آخری اوتار میں رہیں گی۔

ترجمہ : تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہو کر زمین پر سیر کرتے ہوئے بے مثل رونق والے، اُن راجاؤں کے بھیس میں چھپے ہوئے کروڑوں بدکاروں کا خاتمہ کریں گے۔

(۱) اٹھتیشاں بھوشیتی مناسی وشیدانوائے (بھاگوت پُران۔ سکند ۱۲
راسودیوانگراگاتی پنیہ گندھانلسپرشیم۔ ادھیائے شلوک۔ ۲۱)

(۲) دوادشیام شکل پکشسے مادھوئے کاسی کادھوم۔ (کلکی پُران
جاتو دُرشتوہ پوترم پتر وہرشٹ مانسو۔ انش، ۱، ادھیائے

(۳) شمبھل گرام مکھ مسیا براھمشنیہ مہاتمنہا ۲۔ شلوک، ۱۵)
بھونے وِشنویشسہا کلکی پڑا ڈربھوشیتی۔ بھاگوت پرا ۱۸۔۲۔۱۲)

www.urduchannel.in

آخری اوتار کا زمانہ

ہندوستان کی مذہبی کتب میں زمانے کو چار حصوں میں تقسیم کیا ہے۔(۱) ستیوگ :-
اس زمانے کا نام 'کرتا' یگ ہے اس کی مدت (۱۷۲۸۰۰۰) سترہ لاکھ اٹھائیس ہار سال ہے۔
(۲) تریتا یگ :- ستیوک کے بعد تریتا یگ آتا ہے جس کی مدت بارہ لاکھ چھیانوے ہزار سال ہے۔(۔۔۔۱۲۹۶)

(۳) دواپر یگ :- تریتا یگ کے بعد آتا ہے جس کی مدت (۸۶۴۰۰۰) آٹھ لاکھ چوسٹھ ہزار سال ہے۔

(۴) کلیوگ کی مدت (۴۳۲۰۰۰) چار لاکھ تبیس ہزار سال ہے۔
اوتار (رسول) مستقبل میں ہوگا لیکن اوتار کے آنے سے پہلے ہی مظالم سے دب کر زمین پانی میں غرق ہو جائے تو مستقبل میں آنے والے اوتار سے فائدہ ہی کیا ہے گیتا میں مذکور ہے کہ تنزل میں جس وقت آتا ہے دھڑا : ادھرم آ کے کرتا ہے بازار گرم یہ اندھیرہ جب دیکھ پاتا ہوں میں : تو انساں کی صورت میں آتا ہوں میں یعنی ایسے وقت میں اوتار ہوتا ہے۔

---

(۱) شمبلے وشنویشس گرہے پرادور بھوا بھی ہم، (کلکی پُران، ادھیائے ۲
سوتیام وشنویشسا گربھما دھت ویشنوم شلوک ۴ اور ۱۱)

بھلوں کو بُروں سے بچاتا ہوں میں

بُروں کو جہاں سے مٹاتا ہوں میں

جڑیں دھرم کی پھر جماتا ہوں میں

عیاں ہو کے یگ یگ میں آتا ہوں میں (۱)

اب قابل غور بات یہ ہے کہ جن حالات کے بعد اوتار ہوتا ہے کیا وہ حالات گذر گئے ؟یا گذر رہے ہیں؟ یہ طئے شدہ مسئلہ ہے کہ آخری اوتار کلیوگ میں ہوگا۔ اور کلیوگ کی ابتداء ہوکر پانچ ہزار اُنہتر سال ہو گئے ہیں۔(۲) آخری اوتار کا زمانہ تقریباً گذر جانے کے قریب ہے یا کچھ گذر جائے کے قریب ہے (۳) حالت یہ ہوگی کہ صرف اپنا پیٹ پالنا ہی لوگوں کو مطلوب رہے گا۔

دوسرا قابل غور مسئلہ یہ ہے کہ آخری اوتار اُس زمانے میں ہوگا جبکہ جنگوں میں تلواروں اور گھوڑوں کا استعمال کیا جاتا رہے کیونکہ بھاگوت پُران میں مذکور ہے کہ دیوتاؤں (ملائکہ) کے ذریعہ عطا شدہ تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہوکر آٹھوں اعزازات وخصوصیات والے آقائے کائنات تلوار سے بدکاروں کو ختم کرینگے (۴) یہ تلواروں اور گھوڑوں کا دور نہیں ہے۔ یہ ایٹم اور ٹنکوں

---

(۱) یدایداہی دھرمسیا گلانر بھوتی بھارت

ابھیو تھانم دھرمسیا تد اتماتم سرجامیتم ..... بھگوت گیتا ۷-۴)

(۲) گیت کلی (۵۰۶۹) پنچانگ ۲۰۲۵ سنہ (تقویم کا حوالہ ہے)

(۳) اتھم کلوگت پرائے جنے تو کھر دھرمنی، دھرمتائے ستوین بھگوان اوتہرلشیتی، (بھاگوت پران، سکند ۱۲، ادھیائے ۲۔ شلوک ۱۷۔۱۹)

(۴) اشوما مانسگمار وہیہ دیودتم جگت پتی ایستا سادھوو منہم اشٹیشو یہ گنا زیادہ)

www.urduchannel.in

وغیرہ کا دور ہے، تلوار اور گھوڑوں کا زمانہ ختم ہو چکا ہے لہٰذا آخری اوتار کا قیام شمشیروں اور گھوڑوں کے زمانے میں ہونا ہی ثابت ہوتا ہے۔ آج سے چودہ سو سال پیشتر گھوڑوں اور تلواروں کا استعمال جاری تھا۔ اور تقریباً اس کے سو سال بعد عرب میں سوڈا اور کوئلے کے اشتراک سے بارود تیار ہونے لگی۔

تاریخ ولادت کا تعین ہو یہ بھی ضروری ہے، کلکی پُران میں آخری اوتار کے ولادت مادھوٗ ماس (ربیع الاول) زدائدالنور بارہ تاریخ بتائی گئی ہے (۱)

مُقام کا تعین

یہ بات تو مسلمہ ہے کہ آخری اوتار کے ظہور کا مقام شمبھل گرام ہوگا صرف گاؤں کے نام سے اطمینان ممکن نہیں جب تک کہ اُس کی مکمل توضیح نہ ہو پہلے یہ طئے کرنا ضروری ہے کہ شمبھل کسی گاؤں کا نام ہے یا اُس کی صفت؟ شمبھل کسی گاؤں کا نام نہیں ہوسکتا کیونکہ اگر یہ کسی گاؤں کا نام ہوتا تو اُس کی صفت بھی بتائی جاتی۔ لیکن پُرانوں میں کہیں شمبھل گرام کی کیفیت نہیں بتائی گئی۔ بھارت میں تلاش کرنے پر اگر کہیں شمبھل نام کا گاؤں ملتا ہے تو آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے کوئی ایسا انسان وہاں نہیں پیدا ہوا جو لوگوں کا نجات دہندہ ہو پھر آخری اوتار کوئی کھیل تو

---

(۱) دوادشیام شکل پکشسے مادھوم ماسی مادھوم: جاتم......کلکی پران (۱.۲.۱۵)

(۲) شنبھلے وِشنو یشوگرڑھے پرادربھوا پھیم۔ کلکی پُران، اَتش ا، ادھیائے ۲۔ شلوک۔ (۴)

www.urduchannel.in

نہیں ہے کہ اوتار (نبی خاتمؐ کی بعثت) ہوجائے اور قوم میں ذرہ بھر تبدیلی نہ ہو؟ لہٰذا لفظ شمبھل کو خصوصیت سمجھ کر اُس کے مولد پر غور کرنا ضروری ہے۔

(۱) شمبھل لفظ کا مادّہ ''شم'' ہے جس کے معنی ''پُرامن کرنا'' کے ہیں یعنی جس مقام پر امن ہو۔

(۲) 'سم' جزو، لفظ سابقہ کے ساتھ مادّہ ''ور'' جزوِ لفظ لاحقہ ''اَپ'' کی ترکیب سے مشتق لفظ سے سمور ہوا۔..................قواعد کے اُصول سے شمبھل لفظ کی تکمیل ہوئی جس کے معنی ہوئے جو لوگوں کو اپنی جانب کھینچتا ہے یا جس کے ذریعہ کسی کا انتخاب ہوتا ہے۔

(۳) لفظِ شمبر کو لغت میں (۱.۱۲.۷۸) اُددک (پانی) ناموں میں پڑھنا ہے '' ر '' اور '' ل '' میں یکشانیت ہونے کی وجہ سے شمبھل کے معنی پانی کے قریب والا مقام ہونگے۔

لوگوں کو یہ شبہ ہوسکتا ہے کہ جب شمبھل کے معنی پانی کے ہیں تو پانی کے قریب والا مقام یا گاؤں کے معنی کیوں اخذ ہوئے؟ اس کے جواب میں یہ کہونگا کہ موضوع گفتگو یہاں پر مقام یا گاؤں ہے نہ کہ پانی مثلاً اگر کہا جائے ''گنگا میں گھوش'' اس کے معنی آپ یہ کرتے ہیں کہ گنگا کے قریب واقع گاؤں میں گھوش نہ کہ گنگا کے پانی پر گھوش پھر آپ شمبھل لفظ سے ویسے ہی معنی کیوں اخذ نہیں کرتے۔ اگر گنگا میں گھوش جملے میں نشان مانتے ہیں تو اس جملے میں بھی نشان مانئے۔

آخری اوتار کے مقام کے موضوع پر قابل غور مسئلہ صرف یہ ھیکہ وہ مقام جس کے آس پاس پانی ہو اور پُرکشش اور امن دینے والا مقام ہو۔ اوتار کی سرزمین مقدس ہوتی ہے لہٰذا اس مقام میں بھی تقدس ہونا لازم ہے وہاں تشدد وغیرہ نہیں ہونا چاہیے۔ علاوہ وہ مقام زیارت گاہ (۲) بھی ہونی لازم ہے یعنی لوگوں کیلئے وہ دینی مقام ہو۔

''شمبھل کے لفظی معنی بلد الامین کے ہیں۔ آخری اوتار کی جائے وقوع امن دینے

www.urduchannel.in

والا اور حسد سے پاک ہونا چاہیے۔

آخری اوتار کے لئے ضروری نہیں کہ وہ ہندوستان میں ہو اور سنسکرت یا ہندی ہی بولے۔ زبان، وضع، قطع اور ایک ہی زبان کے نام ہوتے تو تمام ممالک میں ہونے والا اوتاروں کی زبان، وضع، قطع بھی ایک ہی ہوتین یہ کہنا جہالت ہے کہ اوتار صرف بھارت میں ہو۔ کیا بھارت ہی ایشور کا پیارا مقام ہے؟ اور دوسرے ممالک پیارے نہیں ہیں؟ کیا دنیا صرف بھارت ہے؟ دیگر ممالک دنیا نہیں ہے؟

شندہ :- علماء کے بیان کے مطابق ''شمبھل'' میں ساٹھ (۳۶۰) زیارت گاہیں ہیں۔ کچھ علماء کا خیال ہے کہ وہاں پر 'لات، منات' نامی زیارت گاہیں بھی ہیں۔ لات، منات اور کنات وغیرہ ساٹھ مشہور بتوں کے پائے جانے والا مقام سمبھل ہے۔ اس بات کو مسلمان علماء بھی قبول کرتے ہیں۔ اور شمبھل کو ہی ''دارالامن'' کہتے ہیں۔ لہٰذا آخری اوتار بیرون ہند میں بھی ہوسکتا ہے اور اُس ملک کی زبان دستور اور قضع قطع کے مطابق اُس کو چلنا ہوگا۔ لیکن بے دینی اور بے انصافی کے خلاف۔

زمانہ کے اعتبار سے دیکھا جائے تو یہ واضح ہوتا ہے کہ بھارت میں آج سے چودہ سو (۱۴۰۰) سال پہلے کوئی ایسی شخصیت نہیں پیدا ہوئی جو آخری اوتار کے معیار پر ثابت آئے۔

تمام پرانوں میں کلکی اوتار کی جائے وقوع کا نام شمبھل بتایا ہے۔ سمبھل یا شمبھل ایک ہی معنی رکھتے ہیں آخری اوتار کے ثبوت کے موضوع میں مقام وغیرہ کا تعین کیا جائیگا۔

www.urduchannel.in

عالم کے مذہبی اور معاشرتی تباہی کا دور

ہر عظیم انسان کی بعثت کے پہلے بے شمار بحرانی حالات برپا ہوتے ہیں یا یوں کہیے کہ ہر ایک تکلیف دہ حالات کے زمانے میں اللہ کسی عظیم انسان کو مبعوث کرتا ہے ہندوستان کی حالت بھی تقریباً دو ہزار سال پیشتر خراب تھی۔ قدیم ہندوستان کی تاریخ سے ثابت ہے کہ سب سے زیادہ ظلم و زیادتیوں کا زمانہ وہ ہے جو تقریباً ۵۰۰ ء سے شروع ہوتا ہی ویدک دور میں بُت پرستی کا عمل عام طور پر جاری ہوا اور بت نصب ہو گئے تھے۔ (۱)

1. A History of Civilisation in Ancient India, Vol.3, (page-281)

خود مندروں کے پجاری طرح طرح کے عیوب کا سرچشمہ بن گئے تھے جو مذہبی تصنعات سے بھولے بھالے زائرین کو لوٹتے تھے۔

ویدک دور میں تمام ہندو قوم میں اتحاد و یکسانیت کا سلوک ہوتا تھا لیکن ذات پات کے سبب اندرونی تفریق کا بول بالا ہو گیا تھا۔ ویدک دور سے جو طبقاتی انتظام اپنی پسند کے مطابق صلاحیتوں کے اعتبار سے اپنانے پر تھا، اب ذاتی انصرام بن گیا تھا۔ اس سے معاشرتی تنظیم پر بہت بُرا اثر پڑا۔ (۲) خواتین کو کنیزوں کا مقام دیا گیا (۳) اور دستور ایسا بنا جو براہِ راست جانب داری پر تھا۔ براہمن خواہ کتنا ہی ظلم کرے سزائے موت کا مستوجب ہرگز نہیں ہو سکتا تھا پست قوم کے فرد کے ذریعہ اعلیٰ طبقے کے فرد کی بیوی سے زنا سرزد ہو تو سزائے موت دی جاتی اور اعلیٰ طبقے کا فرد پست طبقے کے فرد کی بیوی سے زنا کرتا تو کچھ رقمی جرمانے پر بری ہو جاتا اور اگر پست طبقے کا

www.urduchannel.in

مرد اعلیٰ طبقے کے مردوں کو نصیحت کرے تو اُس کے منہ میں کھولتا ہوا تیل ڈالنے کا دستور تھا، گالی دینے پر اُسکی زبان کاٹ لینے کا قانون تھا (۴)۔ شراب نوشی راجاؤں کی عظمت کا نشان تھا۔ اور رانی بھی مئے کے نشے میں مخمور جھومتی تھی۔ (۵) راستوں پر زنا کاروں کا جمگھٹ لگا رہتا تھا۔

1. A History of Civilisation in Ancient India, Vol.3, (page-243)
2. A History of Civilisation in Ancient India, R.C. Dutt, Vol.3, (page-308)
3. A History of Civilisation in Ancient India, R.C. Dutt, Vol.3, (page-331)
4. A History of Civilisation in Ancient India, R.C. Dutt, Vol.3, (page-342-343)
5. A History of Civilisation in Ancient India, R.C. Dutt, Vol.3, (page-469)

(ا) تلاش حق جنگلوں اور پہاڑوں میں کی جاتی تھی۔ فرضی اور من گھڑت خیالات اور بھوت پریتوں کی پرستش کا مذہب تھا۔

غالباً اتنی بُری حالت روم اور ایران کے شخصی حکومتوں کی اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔ جتنی کہ ساتویں صدی کی ابتداء میں ہوئی۔ بائجنطائن شہنشاہیت کے کمزور ہو جانے سے پوری حکومت مسخ ہو چکی تھی، پادریوں کی بداعمالیوں اور بدکرداریوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ عیسائی مذہب پر انتہائی زوال آیا اور اس قدر بُری حالت ہوتی کہ آج اُس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا اگر اُن بدحالیوں کا تذکرہ آج کیا جائے تو شائد ہی کوئی اُس پر اعتماد کرے اگر چہ کہ اُن برائیوں کے

www.urduchannel.in

ایسے ٹھوس ثبوت ہیں کہ ذرا بھر شبہ کی گنجائش نہیں باہمی ٹکراؤ اور عداوتوں کے سبب معاشرہ اپنی راہ کو بھول چکا تھا، شہروں اور قصبوں میں خون کی نالیاں بہتی تھیں، عیسیٰ مسیح نے سچ ہی کہا تھا ''میں امن نہیں لایا ہوں بلکہ تلوار لایا ہوں'' (۲) ایسے وقت پر خطہ عرب میں (حضرت) محمد صاحب کا

1. A History Civilisation in Ancient India,

R.C. Dutt, Vol. 3, (page-469)

2. Perhaps in no previous period had the empire of the Persian or the oriental part of Roman empire, been in a more deplorable or unhappy state than atthe beginning of the 7th century. In consequence of the weakness of the Byzantine despots the whole frame of their government was in a state of complete dis-organization of the most frightful abuses and corruption of the priests, the Christian religion had fallen into a state of degradation scarcely at this day conceivable and such as would be absolutely incredible had we not evidence of it the most unquestionable. The feuds and animosities of

دین اسلام اُٹھا جو رومن شہنشاہیت کے تصادموں سے دور تھا اس دین کی قسمت میں یہی لکھا تھا کہ یہ طوفان کی طرح روئے زمین پر چھا جائے گا اور اپنے بالمقابل بہت سے شہنشاہوں

www.urduchannel.in

حکمرانوں اور رسم رواجوں کو اس طرح اڑا دیا جیسے کہ آندھی مٹی کو اُڑا دیتی ہے (۱) دیگر تاریخی معیارات سے یہ بھی ثابت ہے کہ ''(حضرت) محمد صاحب (ﷺ) کی ولادت سے قبل عیسائیوں میں کتنی برائیاں پھیل گئی تھیں (۲) اسی طرح جارج سیل نے قرآن کریم کے ترجمہ کی تمہید میں لکھا ہے کہ ''گرجا گھر کے پادریوں نے مذہب کے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالے تھے، اور امن محبت اوراچھائیاں اُن میں سے دور ہوگئیں تھیں وہ اصل مذہب کو بھول گئے تھے مذہب کو اُمور میں اپنے طرح طرح کے خیالات تراشے ہوئے باہم جھگڑتے رہتے تھے۔ اسی پر رومن گرجا گھروں میں بہتسی گمراہی کی باتیں مذہبی حیثیت سے مانی جاتیں اور بُت پرستی انتہائی بے حیائی سے کی جانے لگی (۳) حضرت محمد صاحب ﷺ سے پہلے عیسائی مذہب اور بُت پرستی دونوں نے ملکر ایک نئی صورت اختیار کر لی، جس کے سبب عیسائیوں میں بت پرستی عام ہوگئی

the most innumerable sects had risen to the greatest possible heights ; the whole frame of society was loosened; the towns and cities flowed with blood. Well, indeed, had Jesus prophesied when he said he broght not peace, but a sowrd."

'Apology for Mohamed' by Godfrey Higgins, page 1. "At this time, in a remote and almost unkown corner of Arabia, at a distance from civil broils which were tearing to peices of Roman empire, arose the religion of Mohammed, a religion destined to sweep like a tornado over the face of the earth to carry before it empires.

see page 16

خدائے واحد کی جگہ تین خدا معز ز ہو گئے اور مریم" (عیسیٰ مسیح کی والدہ) کو خدا کی ماں سمجھا جانے لگا۔(۱)

آخری اَوتار کی تصدیق (خاتم النبین ﷺ کی تصدیق)

متذکرہ بالا بیانات میں یہ بات واضح کی جا چکی ہے کہ "کلکی شہسوار اور شمشیر بکف ہوگا" تلوار اور گھوڑے کا زمانہ گذر چکا ہے اب تو جٹ طیاروں اور ایٹمی اسلحہ جات کا زمانہ آ گیا ہے آخری اوتار کے زمانے کا تعین موجودہ عہد سے پیشتر ہی ثابت ہوتا ہے آخری اوتار کے پیشتر کے حالات بھی ثابت ہو چکے ہیں وہ یہ کہ دین کا نقصان اور بے دینی، ظلم وزیادتیوں کے عروج میں آنے پر آخری اوتار کا ظہور ہوگا۔ اب ہم کلکی اوتار اور (حضرت) محمد صاحب (ﷺ) کا تقابلی مطالعہ پیش کرینگے۔

(۱) "شہسوار اور شمشیری برداری"۔ بھا گوت پُران (۱۲) بارھواں سکند دوسرے ادھیائے کے انیسویں (۱۹) شلوک میں مذکور ہے کہ کلکی اوتار ملائکہ کے ذریعہ دیئے گئے گھوڑے پر سوار ہو کر تلوار سے بدکاروں کا خاتمہ کرینگے۔(۲)

1. The History of Struggle between Science and Religion By Draper (Noted from Siratun Nabi,) Vol. IV, (page-227)

(۲) اشوکما شگما رو ہیہ دیو دقتم جلکپتی۔ اسنا سادھو دمن ماشٹے کیشورے گنا تو تہا۔(بھاگوت پُران، سکند۱۲۔ ادھیائے ۷۔۲، شلوک۔۱۹۔)

www.urduchannel.in

کلکی کا گھوڑا جو ملائکہ کے ذریعہ عطا کیا جائیگا، بہت شاندار ہوگا اُسی پر سوار ہوکر وہ بدکاروں کا قلع قمع کرینگے۔ (حضرت) محمد صاحب (ﷺ) کو فرشتہ (جبرئیلؑ) کی معرفت گھوڑا ملا تھا۔ جس کا نام ''براق'' تھا۔ (۱) اس پر سوار ہوکر (حضرت) محمد صاحب (ﷺ) نے رات میں سفر زیارت (معراج) کو تشریف لے گئے۔ (۲) آپ کو گھوڑے بہت پسند تھے لہٰذا آپ کے پاس سات گھوڑے تھے۔ (۳) (حضرت) انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے (حضرت) محمد صاحب (ﷺ) کو دیکھا کہ آپ گھوڑے پر سوار تھے اور تلوار حمائل تھی۔ (۴) (حضرت) محمد صاحب (ﷺ) کے پاس کل نو تلواریں تھیں جس میں ایک سلسلہ خاندان سے دستیاب، دوسری ذوالفقار اور تیسری قلعی نام کی تلوار تھی۔

(۲) جگت گرو :- بھاگوت پُران میں آخری اوتار کو جگپتی کہا گیا ہے۔ جگت کے معنی 'عالم' کے ہیں اور پتی کے معنی ''حفاظت کرنے والا' کے ہیں لفظ جگت پتی کے معنی یہ ہوئے کہ

1. The picture of Burak was published in organiser, february 8, 1969.

2. "He explained to Ommehani, duaghter of Abu Talib that during the night he had performed his devotions in the temple of Jerusalem. He was going forth to make his vision known, when she confijured him not thus to expose himself to the derision of the umbelievers."

(۳) اصح الیسیر ۵۶۵ جامع الغوائد جلد (۲) ۱۷۹

(۴) حدیث بخاری ۔ ۵ اصح الیسیر ۵۹۶

(۵) بھاگوت پران سکند ۱۲ ۔ ادھیائے ۔ ۲ ۔ شلوک ۔ ۱۹

www.urduchannel.in

بُراق (کلکی واہن = کام دھینُو)

تصویر براق (جس پر سوار ہو کر حضرت محمد صاحب صلی اللہ علیہ وسلم سفر زیارت (معراج) کو تشریف لے گئے تھے)

نقشہ براق کی تفصیلیں اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو۔

www.urduchannel.in

بُراق

بُراق ایک نورانی سواری ہے جو نفس امّارہ کی مغلوبیت کا نقشہ ہے۔ وہ ہندوستان کے کل اوتار اور رشی، منیوں کی سواریوں کا مجموعہ ہے۔ جیسے بھگوان کی سواری عورت اور شکتی ہے وہ اس طرح کہ آدی شکستی کا چہرہ ہے، کرشن کی سواری ''گرڑ'' برّاق کے پر میں ہے نارسنہو اس اوتار کی سواری ''شیر ببر'' بُرّاق کے چھاتے میں ہے۔ کبیر کی سواری ''گھوڑا' براق کے پاؤں میں ہے، اگنی کی سواری ''بکرا'' برّاق کے پیٹ میں ہے، شِوَ کی سواری ''بیل'' برّاق کے دھڑ میں ہے سرسوتی کی سواری 'مور' براق کی دُم میں ہے وایو یہ کی سواری ''بارہ سنگھا' براق کے پیٹھے میں ہے، اِندر کی سواری 'ہاتھی' براق کی پیٹھ میں ہے، یَمَا کی سواری 'بھینسا' براق کے رانوں میں ہے، ورن کی سواری مگرمچھ براق کے عیال میں ۃ ے، پارسناتھ کی سواری 'اونٹ' براق کی گردن میں ہے، کسی نبی یا اوتار یا رشی منی کی کوئی ایسی سواری نہیں ہے جو حضور رحمت اللعالمین ﷺ کی سواری میں نہیں ہے، سوار سواروں کا جامع، سواری سواریوں کی جامع ہے۔

(تقدس مآب حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ)

www.urduchannel.in

''اپنے پند ونصائح کے ذریعہ کرتے ہوئے معاشرے کو بچانے والا۔'' اور وہ محدود معاشرہ نہیں بلکہ لامحدود معاشرہ یعنی معاشرہ عالم ہے۔ مفہوم یہ ہوا کہ جگت کا گرو (سرورِ عالم) (حضرت) محمد صاحب (ﷺ) کی شان میں قرآن کریم میں آیا ہے ''اے محمد (ﷺ) اعلان کردو کہ اے تمام دنیا کے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں (۱) اور دوسری جگہ سورۃ الفرقان میں آیا ہے کہ ''بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے بندےؐ پر فرقان نازل کیا تا کہ وہ تمام عالموں (قوموں) کے لئے ڈرانے والا ہو! (۲)

اس طرح سے عالم کی سروری کا وجود اور عظمت دونوں باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

(۳) اَسَادھومن :- کلکی اوتار کے موضوع میں مذکور ہے کہ وہ بدکرداروں کو ہلاک کرینگے یہی بات (حضرت) محمد صاحب (ﷺ) کی ذات بابرکت پر ثابت آتی ہے آپؐ نے بھی خاتمہ بدکاروں کا ہی کیا اور قرآن کریم میں فرمایا ہے، کہ جن مسلمانوں سے لڑائی کی جاتی ہے اُن کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ بھی لڑیں اس وجہ سے کہ اُن پر ظلم ہو رہا ہے اور اللہ اُن کی مدد کرنے پر پوری قدرت رکھتا ہے، اور جو لوگ اپنے گھروں سے ناحق نکال دیئے گئے صرف اس بات پر کہ وہ کہتے تھے اللہ ہمارا رب ہے۔ (۱۳) (حضرت) محمد صاحب (ﷺ) نے لٹیروں اور

---

(۱) قرآن، سورہ اعراف آیت ۱۵۸

(۲) ''سورہ فرقان آیت۔۱

(۳) قرآن سورہ حج آیت ۳۹/۴۰

ڈاکوؤں کو سُدھار کر انہیں توحید کی تعلیم دی اور اللہ کی عبادت میں دیگر معبودوں کو شریک کرنے

www.urduchannel.in

سے منع فرمایا اور بُت پرستی کی تردید کی۔ آپؐ نے جس دین کو قائم کیا اُس امر میں فرمایا کہ میں زمانہ قدیم کے دین کو ہی قائم کر رہا ہوں یہ کوئی نیا دین نہیں ہے لفظ دین اسلام کے معنی ہیں اللہ کی فرمانبرداری کرنے والا دین اور لفظ وید کے معنی بھی خدا کا کلام ہے اُس کی فرمانبرداری کرنے والا مذہب ویدک ہے۔ لہٰذا ویدک مذہب اور دین اسلام میں یکسانیت ہے جو ویدک مذہب یا دین اسلام کی راہ میں مزاحم ہیں انہیں کا فرمایا ناستِک کہا جاتا ہے اُن سے مخالفت اور اُن کا انسداد ایک عمل فطری ہے، جس صورت حال میں (حضرت) محمد صاحب (ﷺ) کی ولادت با سعادت ہوئی وہ بدکرداروں اور ڈاکوؤں پر مشتمل تھی۔ لڑکیوں کو قتل کیا جاتا تھا۔

آپؐ کی ولادت مبارکہ سے پیشتر ایران میں 'کیقباذ' پہلا بادشاہ تھا۔ جو پیغام مزدک سے متاثر ہو کر اعلان کیا تھا کہ ''دولت اور عورت پر تمام لوگوں کا حق ہے۔(۱) ان پر کسی خاص شخص کا حق نہیں ہے۔ جس کے نتیجہ میں بدکاری حد کو تجاوز کر چکی تھی۔ ایسے عالم میں (حضرت) محمد صاحب (ﷺ) ہی کی شخصیت تھی جن کے متبعین نے اُن انتہائی شریروں کو شکست فاش دیکر دین کی عزت و ناموس کو قائم کرنے میں کامیابی حاصل کی۔

(۴) مسئلہ مقام کی مطابقت : کلکی اوتار کا مقام پیدائش شمبھل ہوگا اور وہ وہاں کے براہمن کے گھر میں تولد ہوگا۔(۱) اس براہمن کا نام ویشنو لیش ہوگا۔ ظاہر ہے کہ مذکورہ نام

---

(۱) سیرت النبی، جلد ۴ ، ۱۱۵

سنسکرت زبان کے ہیں۔ یا تو معنوں کا تعین کر کے کہے گئے ہیں یا پھر اُنکی بگڑی صورت عربی زبان میں ہوگی۔

سنسکرت میں تقریباً ناموں کے غالب معنوں کو اہمیت دی جاتی ہے چنانچہ اُن ناموں کے معنوں کو قبول کرنا زیادہ مفید ہے۔

لفظ شمبھل کا مادّہ 'امن کرنا' معنی والے لفظ شم ہے جس میں (بن) لاحقہ لگا ہوا ہے ''شمبھل'' کے معنی ''دارالامن'' ہوں گے اور مکہ معظّمہ کو عربی زبان میں ''دارالامن'' بھی کہا جاتا ہے جس کے معنی سلامتی کا گھر ہے۔

(۵) ''پردھان پروہت'' (صدر برھمن) کے گھر میں وِلادت :- کلکی اوتار کے مضمون میں کہا گیا ہے کہ وہ ''برھمنوں کے سردار'' کے گھر میں پیدا ہوگا (حضرت) محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) مکہ معظّمہ میں کعبۃ اللہ کے پردھان پروہت (صدر متولی کعبہ) کے گھر میں تولّد ہوئے۔

(۶) والدین کے مسئلہ میں مطابقت : کلکی کی والدہ کا نام کلکی پُران میں ''سومتی'' (سوموتی) آیا ہے جس کے معنی 'امانت دار اور بہترین اخلاق والی' اور والد کا نام ''وِشنویش'' آیا ہے جس کے معنی ''اطہر'' اور اللہ کا ''عبادت گذار'' ہوتے ہیں (حضرت) محمد صاحبؐ

---

(۱) شمبھل گرام مکھیسیا براھمنسیا مہاتمنہا (بھاگوت پُران سکند۱۲)

بھونے وِشنویشسیہا کلکی ہ پردار بھویشی (ادھیائے۔۲ شلوک۔۱۸)

www.urduchannel.in

کی والدہ ماجدہ کا نام ''بی بی آمِنہؓ'' تھا جس کے معنی امانت دار امن والی بی بی کے ہوتے ہیں اور والد بزرگوار کا نام ''(حضرت) عبداللہؓ'' تھا۔ عبداللہ کے معنی ''اللہ یعنی وِشنو کا لیش یعنی بندہ (عبداللہ) ہوتے ہیں۔(۱)

(۷) آخری اوتار کی عقیدت میں مطابقت : کلکی کو آخری زمانے کا آخری اوتار بتایا گیا ہے(۲) (حضرت) محمد صاحب (ﷺ) نے بھی اعلان فرمایا ہے کہ 'میں خاتم النبینؑ ہوں'۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان آپؐ کے بعد کسی کو نبی نہیں مانتے۔

کتاب ''واچس پتیم'' اور ''شبد کلپتر'' میں کلکی کے معنی ''انار کھانے والے اور بدنامی کے داغ کو مٹانے والے'' بتائے گئے ہیں (حضرت) محمد صاحب (ﷺ) بھی پھلوں میں انار اور کھجور نوش فرماتے تھے اور قدیم زمانے سے جمے ہوئے شرک اور کفر کے بدنما دھبوں کو دھو کر پاک کر دیا۔

(۸) سمت شمال کی طرف جانا اور تبلیغ کی بابت مطابقت :- کلکی پُران میں مذکور ہے کہ کلکی پیدا ہونے کے بعد پہاڑی کی طرف جائینگے وہاں پرشورام جی سے عرفان حاصل کرینگے

---

(۱) کلکی اوتار کے والد کا نام وشنو یش ہوگا ''وشنو = اللہ، ''لیش : بندہ'' وشنو + لیش = ویشنو یش یعنی عبداللہ ہے۔ کلکی اوتار کے والدہ کا نام سومتی ہوگا۔ ''سوموتی'' = امن و سلامتی والی یعنی ''آمینہ'' ہے۔ کلکی کے والد اُن کی پیدائش سے پہلے فوت ہو جائیں گے اور اُن کی پیدائش کے بعد والدہ بھی فوت ہو جائیں گی۔ تاریخ نے اسکی تائید کی ہے (سرورِ عالم ۱۰۰۱ا
(۲) بھاگوت پران میں (۲۴) اوتاروں کے بیان میں کلکی سب سے آخری اوتار ہے (بھاگوت پران ۳۔۱۔۱۔)

اُسکے بعد شمال کی طرف جا کر وہاں سے پھر بستی کو آئیں گے (حضرت) محمد صاحب (ﷺ) اپنی

www.urduchannel.in

ولادت باسعادت کے کچھ زمانے بعد پہاڑیوں (غارِحرا) میں گئے وہاں جبرئیلؑ کے ذریعہ عرفان (وحی) حاصل فرمائی یعنی آپؐ پر بذریعہ جبرئیلؑ وحی سے قرآن کریم کا نزول شروع ہوا۔ اُس کے بعد آپؐ جناب شمال (مدینہ منورہ) جاکر (ہجرت فرماکر) وہاں سے پھر دکن (مکہ معظمہ) کی طرف (مع دس ہزار صحابہؓ) مراجعت فرمائے۔ اور اپنے مقام (مکہ) کو فتح کئے۔ (۱) کلکی اوتار کے بیان میں یہی واقعات درپیش ہونے کا اعلان پُرانوں میں موجود ہے۔

(۹) شیو کی جانب سے کلکی کو ایک گھوڑا عطا کیا جانا (۲):- شیو کلکی کو ایک گھوڑا دیں گے جو بہت اعجازی ہوگا (حضرت) محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بھی ''براق'' نامی اعجاز والا گھوڑا اللہ تعالیٰ کی عطا سے نہیں ملا تھا۔

(۱۰) چار بھائیوں کی معیت میں کلی کا انسداد :-

کلکی پران میں مذکورہ ہے (۳) کہ کلکی چار بھائیوں کے ساتھ کلی (شیطان) کا انسداد

---

(۱) پرشورام کلکی اوتار کو غار میں جاکر تعلیم دینگے پرشورام: جبرئیلؑ یا روح القدوس، کفا = غار یعنی غارِ حرا کا واقعہ : (سرورِ عالم ص ۱۱) کلکی اوتار اپنے وطن سے شمالی رخ کے پہاڑی جانب چلے جائیں گے، لیکن کچھ عرصہ بعد پھر اُسی شہر میں آئینگے اور سارا ملک فتح کرینگے (یہ ہجرت اور فتح مکہ کی طرف اشارہ ہے) سرورِ عالم ۱۱

(۲) شیمو کلکی کو ایک گھوڑا دینگے جو عجیب وغریب صفت والا ہوگا ''شیو = خدا'' اور گھوڑے کا اشارہ براق کی طرف ہے (کتاب سرورِ عالم ۱۱)

(۳) چتر بھر ہمراتر بھرویو کرشیای کلی کشیم (کلکی پُران ۵-۲-۱)

www.urduchannel.in

کرینگے (حضرت) محمد صاحب (ﷺ) نے بھی اپنے چار رفقاء کے ساتھ شیطان کا انسداد فرما ہے۔ وہ چار رفقائے کے نام حسب ذیل ہیں۔(۱)

(۱) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا

(۲) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہا

(۳) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہا

(۴) حضرت علی ابوتراب رضی اللہ عنہا

اور یہ چاروں صحابہؓ (حضرت) محمد صاحب (ﷺ) کے جانشین خلفاء راشدین ہوئے اور آپ کے لائے ہوئے توحید اور دین خالص کی تبلیغ فرمائی۔

(۱۱) ملائکہ کے ذریعہ تائید غیبی : کلکی پُران میں مذکور ہے کہ کلکی کو دیوتاؤں (ملائکہ) کے ذریعہ جنگوں میں مدد ملے گی۔(۲) یہی بات (حضرت) محمد صاحب (ﷺ) کے ساتھ پیش آئی، یعنی جنگ بدر میں فرشتے آپؐ کی مدد کیلئے نازل کئے گئے۔' قرآن کریم میں فرمایا کہ ''یقیناً اللہ نے تم کو جنگ بدر میں مدد دی حیکہ تم کمزور تھے، پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تا کہ شکر گذار بنو۔'' جب تم مومنوں سے کہتے تھے کہ کیا یہ تمہارے لئے کافی نہیں کہ تمہارا رب تین ہزار نازل شدہ فرشتوں سے تمہاری مدد کرے! ہاں اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو۔ اور کفار اپنے پورے

---

1. 632 A.D. to 661. A.D. The orthodox caliphate ncluding the first four Calibhs.

-Enchyclopedia of World History-
by W.L.Langer. (page 184)

(۲) یا تیویم بھوم دیواہ سوموشاوتر نوئے رتاہ (کلکی پُران ، ۷۔۲۔۱)

www.urduchannel.in

جوش میں تم پر حملہ کر دیں تو تمہارا رب پانچہزار فرشتے جن پر نشان ہونگے تمہاری مدد کو بھیجے گا۔(۱) جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے سو اُس نے تمہاری دُعا قبول کی، کہ میں ایک ہزار فرشتوں سے جو ایک دوسرے کے پیچھے آتے جائیں گے، تمہاری مدد کرنے والا ہوں۔(۲)

اے ایمان والو! اللہ کی اُس مہربانی کو یاد کرو جب تم پر فوجیں چڑھ آئیں سو ہم نے ان پر ہوا اور ایسے لشکروں کو بھیجا جن کو تم نہیں دیکھ سکتے تھے اور اللہ اُسے جو تم کرتے ہو دیکھتا ہے۔(۳)

(۱۲) بے مثال حُسن والے :- کلکی کے متعلق لکھا ہے کہ وہ بے مثال حسین ہونگے یعنی وہ اتنے زیادہ حسین ہونگے کہ ان کی مثال نہیں دی جاسکتی ہے (حضرت) محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کے متعلق روایت ہے کہ آپؐ تمام لوگوں میں سب سے بڑھ کر حسین اور تمام انسانوں میں اکمل نمونہ اور جنگجو غازی تھے۔(۵)

(۱۳) تاریخ پیدائش میں مطابقت : کلکی پُران میں کلکی کی تاریخ پیدائش کے مسئلہ میں مرقوم ہے کہ ''مادھوَ ماس (ماہِ ربیع الاول) کے ''زوائدالنور'' بارھویں تاریخ کو پیدائش ہوگی۔ اور (حضرت) محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ولادت باسعادت بھی بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔(۱) جس

---

(۱) قرآن۔سورۂ العمران آیت ۱۲۵۔۱۲۳

(۲) قرآن۔سورۂ الانعام آیت ۹

(۳) قرآن۔سورۂ الاحزاب آیت ۹

(۴) وچرن ناشنا چھونیام ہے ناپرتی مدتیغر پا لنگھد دسیون کوٹش

نہے نشیتی (بھاگوت پُران ۔۲۔۲۔۱۲) ۵جمع الفوائد ۱۷۹ (حضرت) انسؓ فی البخاری

www.urduchannel.in

کا مطلب چاند کی بارہ تاریخ یعنی زوائد النور ہے۔

(۱۴) خوشبو بدن :- شریمد بھاگوت پُران کی رو سے کلکی کے جسم سے مہکتی ہوئی خوشبو کے اثر سے لوگوں کے قلوب پاک ہو جائیں گے یعنی اُن کے جسم کی خوشبو ہوا میں شامل ہو کر لوگوں کے قلوب کو پاک کر یگی۔(۲) (حضرت) محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جسم مبارک کی خوشبو تو مشہور ہی ہے۔ آپؐ جس سے مصافحہ کرتے تھے اُس کے ہاتھ میں دن بھر خوشبو رہتی تھی۔(۳) آپؐ کے غلام (حضرت) انسؓ نے فرمایا کہ آپؐ کے جسم اقدس کی خوشبو ہوا کو خوشبودار بنا دیتی تھی۔ جب کہ آپ گھر سے باہر تشریف لاتے تھے۔(۴)

ایک دفعہ اُمِ مسلمہؓ نے آپؐ کے جسم مبارک کے پسینے کو جمع کیا آپؐ کے سوال پر انہوں نے جواب دیا کہ ہم اِسے خوشبوؤں میں ملاتے ہیں کیونکہ یہ تمام خوشبوؤں سے بڑھ

---

(۱) دوادشیام، شعلا پکشسیہ مادھوم ماسِ مادھوم (کلکی پُران ۱۵-۲-۱)

قمری مہینوں کے دو حصے ہوتے ہیں ہلال سے پونم تک شکل پکش یعنی زوائد النور کہلاتا ہے، اور پونم سے اماس تک کرشنا پکش یعنی نواقصِ النور کہلاتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وِلادت مبارکہ ماہِ ربیع الاول کے زوائد النور میں ہوئی۔

(۲) اصح السیَر ۴۹ - ۳۰ اتھ تشام بھوشینتی منا مسوشد انوے =

واسود یوانگرا گاتی پنہیہ گندھا تلسپر شام (بھاگوت پُران ۲۱-۲-۱۲)

(۴) شمائل ترمذی با ترجمہ، مؤلف مولانا محمدؒ ذکریا ۲۰۸

Anas, his servant. says, "We always used to know when Mohamet had issued forth from his chamber by the odouriferous perofume that filled the air."
"Life of Mohamet" by Sir William Muir (Page-342)

www.urduchannel.in

کر خوشبودار ہے۔

(۱۵) اشٹ ایشور یہ یہ گڑانوت : بھاگوت پُران سکند ۱۲

دوسرے ادھیائے میں کلکی کو اشٹ ایشور یہ گڑانوت یعنی ''آٹھ صفات جاہ وحشم'' والے کہا گیا ہے وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) پرگنیا (علم ودانائی) (۲) کلنیتا (آعلیٰ نسبت)

(۲) ایندری دمن (ضبط نفس) (۴) شرتی گنان (علم الکتاب)

(۳) پراکرم (شجاعت) (۶) ابہو بھاشِتا (کم سُخنی)

(۷) وان (جودوسخا) (۸) کرتگنیتا (شکرگزاری)

(۱) مسئلہ علم ودانائی میں بھی (حضرت) محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) سے مطابقت یہ ہے کہ آپؐ ماضی حال اور مستقبل کی تمام باتیں بتانے میں کامل استطاعت رکھتے تھے۔ اس کی تائید میں کئی مثالیں عنایت احمد کی کتاب ''الکلام المُبین'' میں پائی جاتی ہیں۔ بطور نمونہ اُس کتاب میں ایک مختصر تاریخی حوالہ ملاحظہ ہو ''رومیوں اور ایرانیوں کی جنگ میں جب رومی مغلوب ہوئے تو (حضرت) محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنی غیب ریدنی سے اپنے رفیقوں کو یہ واقعہ بتادیئے آپؐ کے رفیقوں سے اس واقعہ کو جان کر ایک مخالف قریشی ابن بن خلف بہت خوش ہوا لیکن نو سال کے اندر رومیوں کی فتح ہونے کی پیش گوئی فرشتے سے سن کر آپؐ کے رفیق (حضرت) ابوبکر صدیقؓ سے ابی بن خلف نے سواونٹوں کے ہار جیت کی شرط باندھی آخر نو سال کے اندر ''تینوا'' کی جنگ میں رومیوں کی فتح ۶۲۷ء میں ہوئی۔ اس مضمون سے متعلق قرآن کریم کی تیسویں سورۃ

---

(۱) اشٹو گڑھ پوروشم دیپنتی، پرگنیہ چ کولیم چ دمہا شرتم چ، پراکرمچ بہو بھاشتا چ دانم۔ یتھا شکتیا کرتگنیتا چ۔ (مہابھارت)

www.urduchannel.in

الرّوم نازل ہوئی۔ اسی قسم کی کئی مثالیں ہیں جو آپ کی دانائی و دوراندیشی سے متعلق تاریخ میں واضح ہیں۔

(ب) ''اعلیٰ نسبی'' کلکی ممتاز براہمن خاندان سے متعلق ہونگے اس کا ثبوت پہلے ہی ہم دے چکے ہیں۔ (حضرت) محمد صاحب (ﷺ) بھی کعبۃ اللہ کے متولی خاندان کے ممتاز گھرانے بنو ہاشم میں پیدا ہوئے تھے جو مقدس کعبہ کا محافظ تھا (۱) یعنی آپ کی ولادت ۵۷۱ء میں سلسلہ قریش کے ممتاز خاندان بنو ہاشم میں ہوئی جو باشندگان عرب کے پاس معزز ترین اور سلسلہ قدیم سے محافظ کعبہ یہی خاندان چلا آیا تھا۔

(ج) ''ضبطِ نفس'' صفات جاہ وحشمت میں یہ تیسری صفت ہے جو حواس کو قابو میں لانا۔ بھارت کے مذہبی کتب میں کلکی کے مضمون میں مرقوم ہے کہ کلکی ضبط نفس کے عامل ہونگے۔ (حضرت) محمد صاحب (ﷺ) کے متعلق کہا گیا ہے کہ آپ خود ستائی سے مبّرا، کریم، پرسکون اور حواس کو قابو میں رکھنے والے (ایندر یئے جیت) اور فیاض تھے (۲) حواس ارادے کے ماتحت کام کرتے ہیں

---

1. "He was born in A. D. 571, and came of the noble tribe of the Koreysh, who had along been guardians of the sacred Kaaba."
Page-XXVI of Introduction, the speeches of Mohammed, by Lahe-Poole, Published by Macmillan and Co. (London).

2. He sprung from teo trible of Kcretsh and the family of Hashem, the most illustrious of the Arabs, the princes of Macca, and the hereditary guardians of the Caaba."
Page-229, Vol 5, Decline and fall of the Roman Empire, by Edward Gibbon Published from E. P. Dutton and Co. Newyork. 1910 A.D.

3. "Modesty and kindliness, patience, self denial, and riveted the affections off all around him."
Page-525, 'Life of Mohamet.' By-Sir William Muir Published by Smith, Elder and Co. (London), 1877 A.D.

www.urduchannel.in

لہذا ارادے کو قابو میں لانا ہی حواس کو قابو میں لانا ہے۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ جو شخص نو شادیاں کرے تو (معاذ اللہ) اسکو سخت حوس منداور عیش و عشرت پسند کی بجائے حواس پر قابو رکھنے والا کیونکر کہا جاسکتا ہے؟ تو انہیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ کیا یوگی راج شری کرشن جی کی پٹرانیاں تعداد میں چھ (٦) سے زیادہ نہیں تھیں؟ زاہد (یوگی) دنیا کے عیش وعشرتوں میں رہ کر بھی، پر خلوص اور جذبہ بے غرضی (نش کام بھاؤنا) کے سبب خواہشات سے بری رہتا ہے۔ جیسے کمل کا پتہ پانی میں رہتے ہوئے بھی پانی سے الگ رہتا ہے ویسے ہی عابد و باخدا انسان بھی دنیا کے عیش و عشرتوں میں رہتے ہوئے بھی اس سے مبّرا رہتا ہے۔ لہذا (حضرت) محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نو بیویوں کا رہنا مافوق الفطرت مرادنگی کا مظہر ہے اس سے آپؐ کی ضبط نفسی میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔

(د) ''علم الکتاب'' :- یہ آٹھ صفات بزرگی میں چوتھا وصف ہے سنسکرت میں ''شرت'' کے معنی ہیں ''سنا ہوا کلام'' جو رسولوں کے ذریعہ سُنا گیا ہو اور وہ کتاب کے صورت میں محفوظ ہوتا ہے اور یہ لفظ 'شر' مادّہ سے بنا ہے اس کے معنی 'سُننا'۔ لہٰذا 'وحی' کے ذریعہ سنا گیا خدائی کلام جس کتاب میں ہو اسکو 'شرتی' کہا جاتا ہے (حضرت) محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) پر فرشتے جبرئیل کے ذریعہ کلام اللہ (شرتی) کا نزول ہوتا تھا اُس کو سن کر آپ لکھا دیتے تھے۔ قرآن کریم آپؐ کا ''شرتی گنان'' ہے۔ لین پول اسکی تائید میں رقمطراز ہیں ''(حضرت) محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) پر فرشتہ کے ذریعہ اللہ کا کلام بھیجا جانا حق ہے اس میں کوئی شبہ نہیں (ا)۔ آر۔ وی۔ سمتھ بھی اس سے متفق ہیں۔

---

1. Thre are first revelations, that came to Mohammad that he believed, he heard them spoken by an angle from heaven is beyond doubt.

Page - XXXI, Introduction; speeches of Muhammad, by Lane-Poole.

www.urduchannel.in

ایک وحی میں (حضرت) محمد صاحب (ﷺ) کو اللہ کے پیغمبری کا عہدہ (عہدہ نبوت) کے پانے والے کہا گیا ہے (۱)۔ سر ولیم عیور نے بھی (حضرت) محمد صاحب (ﷺ) کی بابت مرقوم ہیں "وہ رسول اور اللہ کا نمائندہ تھے" (۲)۔ اس طرح (حضرت) محمد صاحب (ﷺ) اور کلکی میں مطابقت پائی جاتی ہے۔

(ھ) شجاعت : بزرگی کے آٹھ صفات میں شجاعت پانچواں وصف ہے (حضرت) محمد صاحب (ﷺ) قوت جسمانی میں بھی انتہائی کمال رکھتے تھے اسکے ثبوت میں کئی حقائق تاریخ میں موجود ہیں۔ مثلاً ایک پہلوان جس کا نام رُکانہ تھا اُسکی روداد ملاحظہ ہو اُس سے آپؐ نے سوال کیا اے رُکانہ! تو اللہ سے نہ ڈرنے اور ایمان نہ لانے کا سبب کیا ہے؟ رکانہ پہلوان نے حق کی وضاحت چاہی تو آپؐ نے فرمایا تو تو بڑا بہادر پہلوان ہے، اگر میں کشتی میں تجھے زیر کردوں تو کیا تو ایمان لائے گا؟ اُس نے قبول کیا تب آپؐ نے اُسے دو مرتبہ مغلوب کیا! پھر بھی

---

1. "Upon this, Mohammad felt the heavenly Inspiration, and road, as he believed, the deeres of God, which he after words, promulgated in Kordn. Then came the announcement, 'O, Mohammad', of a truth thou art the prophet of God and I am his angle Gabrlel." This was the crisis of Muhammad's life. It was his call to renonce and to thnke the offce of prophet.

Page 98, Mohamed And Mohammednisu.

By Rev. Bosowrth Smith -

2. He was no the servant, the prophet, the vice gerent of God.

Page 48, Life of Mohamet.

By Sir William Mui

www.urduchannel.in

اس پہلوان نے آپؐ پرایمان نہ لایا اور اللہ کی ذات سے منکر رہا۔(۱)

(و) ''کم سخنی'':- کم گفتاری بزرگ انسان کی بہت بڑی خوبی سمجھی جاتی ہے (حضرت) محمد صاحب (ﷺ) بھی خاموش طبع تھے لیکن آپؐ جو کچھ فرماتے تھے اتنا اثر انگریز ہوتا تھا کہ سُننے والے آپؐ کی باتیں کبھی نہیں بھولتے تھے (۲) باہم گفتگو میں بھی آپؐ پرسکون رہتے تھے لیکن عرب کے لوگ آپؐ کی باتیں سُنا بہت پسند کرتے تھے (۳)

(ز) سخاوت :- زکوٰۃ مذہب کا لابدّی حصہ ہے غریبوں کو خیرات دینا آٹھ صفاتوں میں ساتواں وصف ہے جو انسان کو نورانی بناتا ہے تقریباً ہر ایک بزرگ کے پاس یہ تسلیم شدہ امر ہے کلکی کو تو ''اشٹ ایشور رگنا بوت'' پُرانوں میں کہا ہے یعنی اُن میں آٹھوں صفات مِن حیثیت المجموع رہنا قرار دیا ہے (حضرت) محمد صاحب (ﷺ) تو ہمیشہ عطا کرنے میں مصروف

---

(۱) دیکھئے اصح السیر ۹۷ اور لائف آف محمدؐ ۵۲۳ مصنف سر ولیم میور۔

2. "He was of great taciturnity, but when he spoke, it was with emqasis and deliberation, and no one could forget what he said."

Page-XXIX, Introduction, 'The speeches of Mohammad' by Lane-Pool.

3. "In his intercourse with others, he would sit silent among his companies for a long time together, but truely was more eloquent than other men's speech, for the moment speech was called for, it was forth coming in the shape of some weighty apothegm or proverb such as Arabs love to hear."

Page-110 'Mohammed and Mohammedanism'

By R. Bos Worth Smith.

www.urduchannel.in

رہتے تھے اور آپؐ کے مکان پر غریبوں کا مجموعہ لگا رہتا تھا۔ آپؐ کسی کو مایوس نہیں کرتے تھے۔
''سر ولیم میور'' نے بھی (حضرت) محمد صاحب (ﷺ) کو بے انتہا حسین و جمیل صورت والے شجیع اور سخی بتایا ہے (۲)

(ح) شکر گذاری : آٹھ صفات حشمت میں شکر گذاری (کئے گئے احسان کی قدر کرنا) آٹھواں وصف ہے اس خوبی کے بغیر کوئی شخص بزرگی نہیں پاسکتا کلکی میں شکر گذاری آٹھواں صفات حشمت موجود رہنی کی پیش گوئی پرانوں میں مرقوم ہے جیسا کہ ہم پہلے واضح کر چکے ہیں کہ (حضرت) محمد صاحب (ﷺ) میں بھی رکورہ بالا (۷) صفات کی موجودگی واضح ہو چکی ہیں اور آپؐ میں شکر گذاری کی موجودگی کا کوئی مورخ غیر معترف نہیں ہوسکتا۔ انصار کے متعلق کہے گئے فقرات آپؐ کی شکر گذاری کی وضاحت کرتے ہیں۔ (۳)

(۱۶) اللہ کے کلام کا مُبلّغ :- کلکی کے متعلق بھارت میں مشہور ہے کہ وہ جس مذہب کو قائم کرینگے وہ ویدک مذہب ہوگا۔ اور اُن کے وسیلے سے ہدایت شدہ خدائی تعلیمات ہوں گی۔ (حضرت) محمد صاحب (ﷺ) کے وسیلے سے نازل شدہ قرآن کریم اللہ کا کلام ہے یہ تو واضح ہے پھر ضدی لوگ بھلے ہی نہ مانے کیوں کہ قرآن میں اخلاق، تقویٰ، محبت اور احسان وغیرہ

---

1. "Indeed, outside the prophet's house was a banch or gallery, on which were always to be found a number of poor, who lived entirely upon his generosits and were hence called, 'the people of the bench.'

Page-XXX, Introduction, the speeches of Mohammed, by-Lane-Poole.

2. "He was, says an admiring followen : the handsomest and bravest, the bright faced and most generous of men."

Page 523, 'The Life of Mohet'

By Sir William Muir

3. Asah uss siyar, page 343.

www.urduchannel.in

کرنے کے لئے جو احکام موجود ہیں وہی وید میں بھی ہیں۔ قرآن میں بُت پرستی کی تردید اور توحید کی تعلیم باہم محبت کے سلوک و برتاؤ کی ہدایت ہے وید میں ایکم ستیہ (حق ایک ہے) اور عالمی برادری کا امتیازی اعلان ہے۔ ویدوں میں ایشور کی بھکتی (خدا کی عبادت) کا حکم ہے اور قرآن کی تعلیم کے سبب مسلمان دن میں پانچ مرتبہ پابندی سے نماز پڑھتے ہیں جبکہ طبقہ برھموں میں شاذ و نادر لوگ تری کال سندھیا (سین وقتول کی دُعا) کرنے والے ملیں گے۔

اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ کلکی اور (حضرت) محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بابت ایک سی باتیں ہیں۔ اب ضمیمہ کے طور پر ویدوں اور قرآن کی بنیادی تعلیمات کی مطابقت پر غور و فکر پیش کرینگے!

ویدوں اور قرآن کی تعلیمات

(۱) اللہ، اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہمیشہ زندہ خود قائم، قائم رکھنے والا ہے۔ اس پر نہ اونگھ غالب آتی ہے نہ نیند، اُسی کا ہے جو کچھ آسماں میں ہے، اور جو کچھ زمین میں ہے، وہ کون ہے جو اُسکے پاس سوائے اُسکی اجازت کے شفارش کرے، وہ جانتا ہے جو کچھ اُن کے سامنے ہے اور جو کچھ اُن کے پیچھے ہے اور اُس کے علم میں سے کسی چیز پر احاطہ نہیں کر سکتے سوائے اُس کے جو وہ چاہے، اُس کا علم آسمانوں اور زمین پر حاوی ہے اور اُن دونوں کی حفاظت اس پر بوجھ نہیں۔ اور وہ بہت بلند عظمت والا ہے(۱)

اُپنشدوں میں آیا ہے ''ایکم برہم دوتیم ناستی نہنا ناستی کنچن'' کے معنی یہ ہیں کہ وہ ایشور (خدا) ایک ہے اُس کے سوا دوسرا نہیں ہے۔ یہاں تو اُس کے سوا کچھ ہے ہی نہیں یعنی دنیا

www.urduchannel.in

کی حستی ھب تک خدا کی قدرت سنبھال رہی ہے تب تک ہی ہے اگر اللہ کی قدرت کا اقبال نہ کیا جائے تو دنیا کا وجود ہی نہ رہے گا۔

(۲) جس کو کوئی بھی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتا لیکن جو آنکھ سے اپنے امور کو دیکھتا ہے تو اسی کو برہم جان (۲) قرآن میں آیا ہے "کوئی آنکھ اُس کو دیکھ نہیں سکتی اور وہ آنکھوں کو دیکھتا ہے (۳)

(۳) تو ہم کو سیدھے راستے پر چلا (۴)، رگ وید میں بھی کہا گیا ہے "ہے پرکاشک پر میشور ہمیں سندر (اچھے) راستے پر لے چلو (۵)"

(۴) کہہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، (سب اُسی کی پناہ میں ہیں نہ اُسکا کوئی بیٹا ہے اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے اور اُسکا کوئی ہمسر نہیں (۶) پرمیشور (خدا) ایک ہے تمام حیوانات پر محیط،

---

(۱) قرآن، سورۃ البقرہ آیت ۲۵۵

(۲) ہچسکشو شانہ پشیتی ییَن چکشو تی پشیتی کنوپنشد (سام وید
تدٔ ایو برتم، توم وِدھی نیدم یدموپاستے تو کار براھمن کھنڈامنتر (۶)

(۳) قرآن، سورۃ الانعام آیت ۱۰۳

(۴) قرآن، سورۃ الفاتحہ آیت ۵

(۵) اگنے یا سو پتھارائے۔ رگ وید ۱۔۱۸۹۔۱ یا ۔۷۔۳۶۔۳،
۱۶۔۴۰، طے سم،۱۴۔۱۔۱،۳، ۴۲۔۴۔۱ طے بر ۔۸۔۲، طے آ۔
۔۸۔۱۔شت بر ۱۔۳۔۸۔۱۴ ۔ ۸۵ قرآن سوۃ الاخلاص آیت ۴۔۱

www.urduchannel.in

تمام افعال کا مالک، سب سے اعلیٰ ہر چیز پر گواہ ہر بات کا جاننے والا ہے وہ صفات سے (۱) منزّہ ہے۔

(۵) اللہ حق ہے (قرآن، سورۃ الحج آیت ۶۲) ویدانت میں کہا گیا ہے "ستیم برھم" ۔ یعنی برھم (رحمٰن) حق ہے۔

(۶) جدھر تم منہہ کروگے اُدھر ہی اللہ کا مہنہ ہے (قرآن سورۃ الی آیت ۱۱۵) گیتا میں بھی کہا گیا ہے۔ "وِشوتو مسکھم" یعنی اُس کے منھ سب طرف ہیں۔

(۷) ویدوں، گیتا اور سُمریتوں میں ایک خدا کی عبادت کرنے کا حکم ہے اور اپنی کی ہوئی برائیوں کی معافی کے لئے بھی اُسی خدا سے دُعا کرنے کا حکم ہے۔ قرآن میں بھی فرمایا ہے کہ کہو میں تو صرف تمہاری طرح ایک انسان ہوں میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے سوتم سیدھے اُس کی طرف مہنہ کرو اور اسی سے استغفار بھی مانگو (قرآن سورہ حٰم السجدہ آیت ۶)

(۸) ویدوں میں ربُ العلمین کا کلام (ایشور وانی) پر ایمان نہ رکھنا اور اُس کے احکام کا نہ ماننا ناستکتا ہے۔ ناستکتا کے معنی انکار کرنا قرآن میں بھی کافر لفظ انہیں معنوں میں مستعمل ہے۔ کفر کے معنی انکار کرنا یا بھلا دینا ہے۔ اللہ کو یا پیغمبروں کو نہ ماننے والوں کا قول ہے "جو تمہیں جبکر

---

(۱) ایکو دیواہ سر و بھوتیشو گوڑھ سروا بھوتا نترا تما : کرکادھیکشیہ سر و بھوتا واسۂ ساشی جے تا کیولونر گڑ انشچہ (شویتا شوتر اپنشید، ادھیائے ۶، منتر ۱۱

(۲) سہسر شیر شا پرشہا سہسر کشاہ سہسر پات، سبھو لی وشوتو ورتوا تیتی شٹھد نگلم (رگ وید ۹۔۹۔۱) (سام وید ۶۱۷) (اتھروید ۱۔۶۔۱۹) وا۔ی۔۱۔۳۱) (تے۔آ۔۱،۱۲،۳) 1

www.urduchannel.in

بھیجا گیا ہے (جو تم کہتے ہو) ہم اُس کے انکار کرنے والے ہیں (یعنی کافر ہیں) قرآن سورۂ السبا آیت ۳۴)

(۹) 'مسلمان' کے معنی ہیں اللہ کا فرمانبردار، مفہوم یہ ہے کہ اللہ پر، اللہ کے کلام پر، اور نبیوں پر جس نے ایمان لایا وہ مسلمان ہے۔ بالکل اس لفظ کے مطابق سنسکرت ادب میں آستک لفظ کے معنی ہوتے ہیں۔ آستک کے معنی ہیں ایشور (خدا)، ایشور وانی (کلام خدا) اور سچے لوگوں پر ایمان رکھنے والا ہوتے ہیں۔ سنسکرت ادب میں رشیوں کے کلام کو ''آگم پرمان'' (منقولی شہادت) مانا گیا ہے۔ اسی طرح اسلامی ادب میں پیغمبروں کا کلام منقولی شہادت مانا گیا ہے۔ کافر کی ضد مسلمان ہے اور ناستک کی ضِد آستک ہے کوئی مسلمان کافر سے بات کرنا نہیں چاہیگا اور نہ آستک ناستک سے بات کریگا۔ بھارت میں ۷۵ فیصد آستک اور ۲۵ فیصد ناستک ہیں۔ تعلیم یافتہ طبقہ میں ناستکوں کی کثیر تعداد پائی جاتی ہے۔ ناستک یعنی کافر، آستک بمعنی مسلمان ہے۔

(۱۰) باقی رہا لفظ ہندو چونکہ یہ لفظ بالکل نیا ہے قدیم بھارتیہ مذہب کو آریہ دھرم کہا جاتا تھا، یا سناتن (ا) دھرم کہا جاتا تھا۔ سناتن کے معنی قدیم میں فارسی اور ایرانی یا یونانی میں سنسکرت کا ''س'' ''ھ'' سے بدل جاتا ہے یونانی دریائے سندھ کے کنارے تک آتے تھے اور سندھ لفظ کے 'س' کو 'ھ' سے بدل کر لفظ ''ھند'' بنادیئے اور استھان کو ''استان'' کردیئے اسطرح ہندوستان اور یہاں کے باشندوں کو ''ھندو'' کہنے لگے انہیں لوگوں کی قربت سے سنسکرت ادب سے ناوقفوں نے بھی ہندو اور ہندوستان تلفظ کرنے لگے پھر مسلمانوں کے دورِ

(ا) آریہ دھرموں ھتے راجن سرودھرموتمہا سمرتہا۔ ایشیا گنیہ کرشیاحی پنشا چم دھرم دار خم (بھوشیہ پُران (۲۴-۳-۳-۳-)

www.urduchannel.in

حکومت میں بھی ہندوستان ، ہندوستان اور بھارتیوں کو ہندو کہا جانے لگا۔ بعد انگریزوں کے دورِ حکومت میں لفظ ہند میں اپنی زبان کی خصوصیت کے سبب ہند کے 'ہ' کو خدف کر کے 'آئی' لگا کر 'اِنڈ' اور اِنڈو پھراُس میں ظرف مکان ''آئی.اے.لگا کر ''اِنڈیا'' لفظ بنا ئیے لہٰذا اِنڈیا کے باشندے اِنڈین کہے جانے لگے چنانچہ بھارتیہ، ہندواور اِنڈین، ان الفاظ کے ایک ہی معنی ہے۔ بھارت ، ہندوستان یا انڈیا کا باشندہ۔ اگر کوئی بھارت ، ہندوستان اور انڈیا کو ہم معنی نہ جانے تو اِسکی یہ کوتاہ علمی ہے بھارت کے باشندوں میں عیسائی، مسلمان، دراوڑ، کولی، بھیلی، پارسی اور سنتھاتی وغیرہ سبھی ہندو (ہندی) یا اِنڈین یا ہندوستانی ہیں یا پھر بھارتی ہیں بعلم لسانیات یہ ثابت ہے۔ ہندو دھرم، انڈین دھرم، سناتن یا آریہ دھرم میں کوئی فرق نہیں ہے فرق صرف زبان کا ہی۔

تتمہ

نہ صرف میں بلک تمام تعلیم یافتہ طبقے غیر جانب دار ہو کر تمام قوموں کے اتحاد کی غرض سے اس تحقیقی کتاب کو مقبول کر کے مستقبل میں ملک وقوم کی زندگی کو ضرور امن پسند بنا ئینگے۔ بھارتیہ جن (اہل ہنود) کلکی کو خدا مانتے ہیں، مسلمان ان ہی کلکی کے پیرو ہیں کلکی کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ بھارتیوں کی بہت ہی بڑی بھلائی یعنی نجات دِلا ئینگے! اس جذبہ کے تحت ہر ایک بھارتیہ خود کو ہندو کہے یا انڈین، کلکی پر ایمان لائے! کیونکہ وہی آخری اوتار ہیں جو شہسوار اور شمشیر برادر ہیں۔ اب جو آگے زمانہ آرہا ہے وہ گھوڑوں اور شمشیروں کے دور سے کافی دور ہوتا جارہا ہے بھارتیہ (اہل نہود) مسلمانوں کو غیر نہ سمجھیں کیونکہ وہ بھارتیوں کے سب سے بڑی بھلائی کرنے والے ثابت ہونگے۔ اِسلام اور مسلمان عربی زبان کے الفاظ ہیں، اسلام کے معنی اللہ کا فر

www.urduchannel.in

مانبر داردین ادین قدیم (سناتن دھرم) ہوتے ہیں اور مسلمان یعنی آستک ہوتے ہیں۔

جولوگ مذہب کے اندھے پیرو ہوکر اپنے سناتن دھرم (قدیم مذہب کو محدود بنا لیتے ہیں اور دوسرے مذاہب کو نہ سمجھتے ہوئے باہم فساد کرتے ہیں وہ خدائی حکومت میں آگ سے تپائے جاتے ہیں میں اپنے اس تحقیق نامہ کوکسی کی جانب داری سے نہیں لکھا ہے بلکہ قلوب کا حال جاننے والے (اللہ) کا مجھے حکم ملا ہے۔ ہندو مسلم اتحاد کے مونع فسادات جو کبھی کبھی کھڑے ہوجاتے ہیں اور خدا کی دہائی دیکر ایک دوسرے کوقتل کرتے ہیں، یہ اللہ کو ناپسند ہے نصیحت کرنا واعظ کا کام ہے عمل کروانا واعظ کے ذمہ نہیں ہے بلکہ اللہ کے ذمے ہے ایک انسان کیا کسی سے کچھ کرائے گا؟

(حضرت) عیسیٰؑ نے جو احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) (اللہ کی حمد کرنے والے) کی بات پیش گوئی کی دید ویاس رشی نے مستقبل کی روداد کی صورت میں جن کلکی کا ذکر کیا اُن کی گواہی دینا میرا فرض عین ہے عیسائی کلکی کو مانیں یہ نہ مانیں مگر اہل ہنود (بھارتیہ) تو انہیں ضرور مانیں گے۔

کلکی اور (حضرت) محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مضمون موجود جدید مطابقت مجھے فراہم ہوئی اُس سے میں متعجب ہوں وہ اس بات پر کہ جن کلکی کے انتظار میں بھارتیہ جن (اہل ہنود) بیٹھے ہیں، وہ آچکے ہیں وہ ہستی (حضرت) محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہے۔ دونوں کی مطابقت میں اگر کہیں کوئی مانع مسئلہ آجائے تو اُسے درمیان سے ہٹا کر دور کرنے والی چیز سمجھ لینا چاہیے یا ہری انت، ہری کتھا انت کے قول سے سرور زمانہ کا تخلیق شدہ فرق۔ مذہب کے بنیادی اُصول تقریباً ایک ہی ہیں لیکن کوتاہ فہم لوگوں کی سمجھ میں آنے سے بالاتر ہیں۔

کچھ زمانہ پہلے ویدک مذہب میں آمیزش برائیوں کے اخراج کرنے والے گوتم بدھ جی کا ہدایت کردہ، بدھ جی کا ہدایت کردہ، بدھ مذہب اور اُس کے پیروں کو منظر نفرت دیکھا جاتا تھا۔ اور لوگ یہ سمجھتے تھے کہ یہ نیا اور ویدک مذہب سے الگ مذہب ہے لیکن پرانوں کی (۲۴)

www.urduchannel.in

اوتاروں کے بیان میں جب یہ پڑھا گیا کہ بدھ جی تیویس (۲۳) واں ارتار ہے جب لوگوں کی سمجھ میں آیا کہ یہ مذہب بھی اپنا ہی ہے اور بدھ جی بھی اوتار ہی ہیں تب ویدکوں اور بدھوں کا اختلاف ختم ہوا اور اب بدھی بھی ویدک مذہب کے پیرو سمجھے جانے لگے۔ اسی طرح (حضرت) محمد صاحب (ﷺ) کے وسیلہ سے ہدایت کردہ سناتن یعنی قدیم مذہب (اسلام) اور اُن کے متبعین کو دیکھنے پر یہ نظر آتا ہے کہ یہ تو ویدک مذہب کے خلاف ہی مذہب ہے مگر بھاگوت پران میں چوبیس (۲۴) اوتاروں کے بیان میں جب میں نے کلکی کو دیکھا اور بارھویں (۱۲) سکند میں اُن سے ہونے والے واقعات کی وائداد کو پڑھا تو (حضرت) محمد صاحب (ﷺ) کے حالات میں مکمل یکسانیت پایا اور مجھے یقین ہو گیا کہ آپؐ ہی کلکی ہیں اور آپؐ کے مذہب کا بڑھنا اور آپ کے پیڑوں کے عروج سے تو اپنا ویدک مذہب ہی قوی ہوتا ہے اب نہ سہی مگر جب اس بات کا علم سب کو ہو جائیگا تب مسلمانوں کا دین اسلام یا آستکوں کا خدا کی فرمانبرداری کا مذہب بھارت میں جاری شدہ ''ریشو شاکت شیو، جین اور بدھ مذہب کی مانند سبھی لوگوں میں مقبول شدہ ہوگا۔ اور اہل ہنور اور مسلمان کے طبقے ملکر ایک بہت بڑا معاشرہ بنے گا لاٹھیوں ضربوں سے مذہب نہیں پھیلتا بلکہ جب اللہ کے فضل سے لوگوں کو دین حق علم ہو جاتا ہے تو خود ہی دین اعلیٰ پر عمل کرنے لگے ہیں۔ علماء دین کا فرض ہے کہ وہ دین کے اُصولوں سے لوگوں کو واقف کرائیں۔ عقیدت پیدا ہونے پر عمل کرینگے فساد کرنے سے کوئی کیوں مانے گا۔ دین اللہ کے مبلغین کو امن و اطمینان کے ساتھ دین کی تبلیغ کرنا چاہیے۔ دین کا تعلق وضع قطع سے نہیں ہے اور نہ داڑھی یا چوٹی کے رکھنے سے یہ تو جسم کی مصنوعی نمائش ہے دین کا تعلق قلب کے تفکرات سے ہے جن سے سفر حیات بہترین انداز سے کامیاب ہو۔

ہر ایک ہندو، بھارتیہ یا اِنڈین کو معلوم ہونا چاہیے کہ وہی لوگ ہندو نہیں ہیں بلکہ یہاں کے باشندگان مسلمان اور عیسائی بھی ہندو ہیں کیوں کہ لفظ ہندو کے معنی ''ہندوستان میں

www.urduchannel.in

رہنے والا کے ہوتے ہیں۔''

مسلمانوں سے بھی میری یہ استدعا ہے ''ھندو اور ھندوستان یہ الفاظ انہیں کی دین ہیں جن کا تذکرہ ہم پیشتر کر چکے ہیں لہٰذا آپ لوگ اپنے آپ کو ھندو کہتے ہیں جھجک نہ کریں۔ بھارت میں طبقاتی انتظام تھا جو اعمال کی بنیاد پر تھا نہ کہ ذات کی تقسیم پر۔ اللہ کی عبادت کرنے والے اور پرہیز مسلمان بھی برھمن ہیں اور اللہ پر ایمان رکھنے والے بھی مسلمان یعنی آستک ہیں۔

ویش یا شودر ہیں داڑھی تو قدیم زمانے میں مُنی لوگ بھی رکھتے تھے۔ بھارت میں اُونچ نیچ کا فرق اور تعصب جب تک دور نہ ہوگا تب تک کہ یکسانیت کا سلوک و برتاؤ نہ ہو اور تب تک امن، راحت و آرام ممکن نہیں!

www.urduchannel.in